THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday the December 13, 2024

(344th Session)

Volume X, No.03

(Nos.01-05)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume X SP.X (03)/2024

No.03 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 3
3. Leave of Absence 55
4. Presentation of report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination on [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024] 56
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment)Bill, 2022] (Amendment of Article 62) 57
6. Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding the construction of Korang Bridge underpass on Islamabad Expressway57
7. Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding the repair/reconstruction of Ayub Bridge in Havelian, District Abbottabad on N-35 Highway 58
8. Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding the present status of work on the project for converting the land leased out to Army Heritage Foundation (AHF) in Chaklala Cantonment Board, adjacent to Al-Shifa Trust Eye Hospital, Rawalpindi into an entertainment park for general public. 58
9. Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding rehabilitation of the existing 132KV transmission line from Hub Chowki to Vinder and 66KV transmission line from Vinder to Bela Grid. 59
10. Consideration and Passage of [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024] 59
11. Consideration and Passage of [The National Forensics Agency Bill, 2024] 62
12. Further discussion on the recent protest by Pakistan Tehreek Insaf Islamabad 75
    - Senator Aon Abbas 75
    - Senator Manzoor Ahmed 83

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Friday, the December 13, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty two minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا
لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے) یہ اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔ (لوگوں) اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سورۃ الاعراف (آیات ۵۴ تا ۵۵)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سینیٹر سید شبلی فراز صاحب! آپ Question Hour کے بعد اپنی بات کر لیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میں نے صرف دو منٹ کے لیے ضروری بات کرنی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا ٹھیک ہے، آپ بات کر لیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میں نے آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ نے کل میرے حق میں بات کی۔ کل میری عدم موجودگی میں ہمارے ایک colleague سینیٹر ایمل ولی خان صاحب نے میرے بارے میں کچھ باتیں کیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو انتہائی نامناسب، غیر ذمہ دارانہ باتیں تھیں اور میں ان کی سختی سے مذمت کرتا ہوں۔ کاش! آپ ان سے بھی یہی کہتے کیونکہ میں کل یہاں پر موجود نہیں تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ مجھے ایک سیکنڈ بات کرنے دیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ سارے Senators بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کل ان سے کہا تھا کہ سینیٹر سید شبلی فراز صاحب کے بارے میں نہ بولیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! انہوں نے بول تو لیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ میری بات سن لیں۔ میں نے کہا کہ سینیٹر سید شبلی فراز صاحب Leader of the Opposition ہیں، وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: بالکل ٹھیک ہے، میں نے اس لیے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ان کی عدم موجودگی میں ان کے بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ آپ Leader of the Opposition ہیں، میں آپ سے یہ نہیں کہہ سکتا لیکن میں نے ان کو ضرور کہا۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میں ایک چھوٹی سی بات کی clarification کرتا ہوں۔ آپ نے بالکل کہا، میں نے دیکھا اور اس لیے میں نے آپ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اس کے بارے میں اپنی instructions دیں۔ کبھی یہ ہوگا کہ کبھی میں نہیں ہوں گا کیونکہ ہمارے court cases بھی اتنے زیادہ ہیں تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو الفاظ ادا کئے

گئے ہیں، ان کو نہ صرف expunge کیا جائے اور اس کے ساتھ یہ بھی کیا جائے کہ کسی شخص کے بارے میں floor of the House پر ایسی بات کرنا، میرے خیال میں یہ بات بہت ہی غیر ذمہ دار ہے۔ خاص طور پر ایک ایسا شخص جو اپنے علاقے سے reject ہوا ہے اور وہ دوسری جگہ پر سیاسی پناہ گزین بنا اور وہاں سے elect ہوا ہے۔ ہمیں پتا ہے لیکن جب میں موجود ہوں گا اور ان شاء اللہ موقع آئے گا تو میں ان سے بات کروں گا اور ان کی موجودگی میں بات کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ بہت مناسب ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میری یہی request ہو گی کہ جب کوئی اس طرح بات کرنے لگے تو سب بات کر لیں اور اس کے بعد اس کو روکیں۔ بندے نے ایک fire کر دیا ہے، میرے خیال میں اس کے بعد اس کو روکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے اس سے پہلے بھی روکا لیکن anyhow آپ کا point of view آگیا۔ آپ کا شکریہ۔ اب Question Hour لیتے ہیں۔

Questions and Answers

Mr. Presiding Officer: Senator Kamran Murtaza, question No.11.

*Question No. 11 Senator Kamran Murtaza**:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that process of earmarking and fresh allotments of 485 kiosks / khokhasin Islamabad is pending before CDA and MCI since last five years, if so, the reasons thereof, indicating also the time by when the said process will be completed and fresh allotment letters will be issued in each case;

(b) Whether any action has been taken against the officers / officials of CDA and MCI responsible for the said delay in earmarking and fresh allotments of these kiosks, if so, the details thereof; and

(c) The details of previous allottees of these kiosks, date of allotment and location in each case separately?

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) Most respectfully it is submitted that the subject issue was discussed with the Chairman, CDA in a meeting held on 23.10.2024. Since the issue requires input from multiple stakeholders including Planning Wing, Environment Wing of CDA and MCI.

(b) Therefore, Chairman, CDA directed to obtain views from all stakeholders and to bring this agenda in the upcoming CDA Board Meeting. Based on the fact mentioned above, it is humbly submitted that once CDA Board meeting is convened on the above said agenda, then the final outcomes and principal decision regarding these kiosks will be intimated by the concerned departments.

(c) Nil

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر کامران مرتضٰی: یہ 485 لوگ ہیں، ان کا کوئی alternate بندوبست کیا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس کا جواب سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب دیں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ان کا makeshift, کھوکھوں اور kiosks کے بارے میں سوال تھا۔ ان کی policy کے لیے 23 اکتوبر 2024 کو آخری meeting ہوئی ہے اور چیئرمین CDA نے کہا کہ سارے stakeholders کو بلائیں، یہ سب next meeting میں رکھ لیا ہے۔ ان شاء اللہ العزیز، ان کی کوئی تنظیم ہے، وہ بتا رہے تھے، تو ان کی نمائندگی بھی ہو گی۔ ان کو باقاعدہ policy transparent کے ذریعے جو regular ہونے والی چیزیں ہیں، وہ regular ہوں گی۔ جو shift ہو کر کہیں اور جانے والے معاملات ہیں، وہ shift کر دیے جائیں گے اور کوشش کی جائے گی کہ قانون کے اندر رہتے ہوئے کسی سے زیادتی نہ ہو۔ یہ کسی کا روزگار ہے، جس حد تک ممکن ہو گا اور جو encroachment کی زد میں نہیں آتا، disrupt نہیں کرتا، میں نے انہیں کہا کہ چیئرمین کو کہیں کہ اس کو protect کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! معاملہ پانچ سال سے pending ہے، انہوں نے آخری meeting کا حوالہ تو دے دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ معاملہ کمیٹی میں گیا تھا اور کمیٹی کی کچھ directions تھیں لیکن وہ follow نہیں ہوئیں۔ پانچ سال میں آخری meeting کا حوالہ تو دے دیا ہے، مگر پہلے کب meetings ہوئی ہیں۔ جب کوئی سوال ہوتا ہے تو meeting ہو جاتی ہے، آپ سوال آنے کی تاریخ دیکھ لیں اور انہوں نے اس کے آس پاس meeting بلوالی ہے تو پتا چل گیا۔

جناب! میرا خیال ہے اور یہ بہت سارے لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ اس کو کمیٹی میں بھجوادیں اور یہ معاملہ کمیٹی میں زیادہ بہتر اور زیادہ تیزی سے حل ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آئندہ CDA کے Board کی meeting ہے کیونکہ اختیار Board کا ہے، ہم stakeholders سے discuss کر کے اس میں لے کر جا رہے ہیں۔ جناب! کئی مرتبہ کمیٹی choke ہو جاتی ہے، آج سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب اچھے mood میں ہیں اور اتنی محبت سے کہہ رہے ہیں اور اس کو کمیٹی میں بھیجنے کا کہہ رہے ہیں تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجا جاتا ہے۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب اگلا سوال نمبر۔12 بھی آپ کا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جی، جناب! یہ بڑی اہم بات ہے۔

*Question No. 12 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Interior be pleases to state:

(a) the number of posts of grade 19 vacant in CDA Hospital G-6, Islamabad at present with department wise breakup; and

(b) the expected date by which the above said vacant posts will be filled by promoting the senior most employees of grade 18 of the same department?

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) Capital Hospital works under the Administrative control of Capital Development Authority.

Currently, there are 40 vacant positions in the Capital Hospital, in various disciplines at grades 18 to 20. A detailed department wise breakup of these vacancies is attached as Annexure-A.

(b) The promotion cases are dealt in HRD Directorate and the same are under process for completion of necessary pre-requisite required for promotion. The cases will be finalized as per prescribed criteria after fulfillment of all codel formalities.

<u>Annex-A</u>

NAME OF DEPARTMENT	BPS	Sanction Strength	In position	Vacant	Remarks
EXECUTIVE DEPARTMENT					
Executive Director	20	1	0	1	Current Charge to Dr. Naeem Taj
Director General (Health Coordination and Special Initiative)	20	1	0	1	Look after charge to Dr. Muhammad Qadeer
Director Administration (Medical)	19	1	0	1	
Director Project & Development	19	1	0	1	
Deputy Director Medical	18	2	0	2	Recruitment under process
Bio Medical Engineer	18	1	0	1	
GYNAE DEPARTMENT					
Consultant Gynaecologist	20	1	0	1	
Associate Gynaecologist	18	2	1	1	Recruitment under process
MEDICINE DEPARTMENT					
Consultant Physician	20	1	0	1	Recruitment under process
Principal Medical Physicist	19	1	0	1	
Associate Pulmonologist	18	1	0	1	Recruitment under process
Associate Physician Gastrentology	18	1	0	1	
Associate Physician(Int.Medicine)	18	1	0	1	
Associate Physician	18	1	0	1	
RADIOLOGY DEPARTMENT					
Consultant Radiologist	20	1	0	1	
Radiologist	19	1	0	1	
Associate Radiologist	18	2	0	2	Recruitment under process
PAEDIATRIC DEPARTMENT					
Consultant Paediatrician	20	1	0	1	
Neonatologist	19	1	0	1	
Associate Paedriatics	18	1	0	1	Recruitment under process
CARDIAC DEPARTMENT					
Cardiac Surgeon	19	1	0	1	
Associate Cardic Anesthetist	18	1	0	1	Recruitment under process
Associate Cardiologist (Intervention)	18	1	0	1	
Associate Cardic Surgeon	18	1	0	1	
Intensivist	18	1	0	1	Recruitment under process
Registrar Cardiac Surgery	18	1	0	1	
Registrar Cardiology	18	1	0	1	
PSYCHIATRY DEPARTMENT					
Psychiatrist	19	1	0	1	Recruitment under process
ENT DEPARTMENT					
Surgeon ENT	19	1	0	1	
Associate Surgeon (ENT)	18	1	1	0	
Registrar (ENT)	18	1	0	1	Recruitment under process
UROLOGY DEPARTMENT					
Surgeon (Urology)	19	1	0	1	Recruitment under process
DENTAL DEPARTMENT					
Associate Dental Surgeon	18	1	0	1	
ANAESTHESIA DEPARTMENT					
Anaesthetist	19	1	0	1	Recruitment under process
Associate Anaesthetist	18	1	0	1	
ORTHO DEPARTMENT					
Associate Orthopedics (Surgeon)	18	1	0	1	Recruitment under process
OPTHALMOLOGY DEPARTMENT					
Associate Opthalmologist	18	1	0	1	
PATHOLOGY LABORATORY					
Haematologist	19	1	0	1	Recruitment under process
PHYSIOTHERAPY DEPARTMENT					
Physiotherapist	18	1	0	1	

Mr. Presiding Officer: Is there any supplementary?

سینیٹر کامران مرتضیٰ: یہ CDA سے متعلق ہے، CDA کا ہسپتال ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ grade-19 کی جو vacant posts ہیں تو جواب آیا کہ تقریباً 40 vacant posts ہیں۔ جناب! سوال یہ بنے گا کہ یہ 40 vacant posts کب سے vacant ہیں؟ اور اگر ڈاکٹر یا باقی اس سے متعلقہ 40,40 posts ایک ہسپتال میں خالی ہوں تو پھر اس ہسپتال کا نظام کیسے چل پائے گا؟ جناب! تو یہ بھی اہم معاملہ ہے اس کو ذرا دیکھئے اور یہ عام لوگوں سے متعلق ہے، اسلام آباد میں آبادی کے لحاظ سے پہلے ہی ہسپتال کم ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سارا break-up بھی دیا ہے پہلے ایک process ہوا لیکن unfortunately اس میں procedural lapses کی وجہ سے وہ shelve ہو گیا۔ اب دوبارہ process جاری ہے، recruitments ہو رہی ہیں، interview کے process ہو رہے ہیں، وہ کہتے ہیں آنے والے دو تین ہفتوں میں complete کر لیے جائیں گے۔ ہم نے سارا break-up بھی دیا ہے کہ کس کس جگہ پر کون کون سی اسامی خالی ہے لیکن اچھی خبر یہ ہے کہ advertise اور short-listing ہونے کے بعد interviews on progress ہوں گے، میرے خیال میں executive کا اتنا ہی اختیار ہے کہ وہ اپنے process کو transparently complete کر لیں گے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: معاملے کو دیکھا جا سکے کہ یہ اتنے عرصے میں ہسپتال کے معاملے کو complete کر دیں گے، ہمارا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے یہ سب لوگوں کے لیے ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں نے عرض کیا ان کے جو ذمہ داران آئے ہیں انہوں نے مجھے صبح brief کیا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: مہینہ، دو مہینے، چھ مہینے، کب تک ہو جائے گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میرا خیال ہے چھ مہینے نہیں اس سے پہلے ہی ہو جائے گا، یہ ایک دو ماہ maximum میں ہو جائے گا۔ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں دو ماہ انہوں نے دے دیے ہیں، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب آپ کو مبارک ہو۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہو گیا۔

Mr. Presiding Officer: Senator Bilal Khan.

سینیٹر بلال احمد خان: جی، جناب! میں جاننا چاہتا ہوں کہ آسامیاں کتنے عرصے سے خالی ہیں؟ ان کے خالی ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ جیسے کہ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اس کو fill ہونے میں کتنا وقت لگے گا؟ مہربانی فرما کر یہ بتا دیں۔ کیا صرف اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے Doctors کی سیٹیں ہیں یا اس میں provinces کا بھی کوئی حصہ ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اب تک تو یہ تفصیلات ہیں اگر سینیٹر مندوخیل صاحب نیا سوال جمع کرا دیں تو زیادہ آسانی ہو جائے گی لیکن عام طور پر میرا مشاہدہ ہے federal capital میں جب بھرتیاں ہوتی ہیں، جیسے PIMS ہے یا دیگر وفاقی ادارے ہیں ان میں صوبائی Doctors کا کوٹہ ہوتا ہے، کچھ میرٹ پر ہوتی ہیں اور باقی صوبوں کے حوالے سے ہوتا ہے کہ فلاں صوبے سے ایک اور فلاں صوبے سے دو، آبادی کے تناسب کے مطابق ہوتی ہیں۔ میں نے پہلے عرض کیا یہ process شروع ہو چکا ہے یہ لکھ کر بھی انہوں نے دیا ہو گا۔ جیسا کہ تھوڑی دیر پہلے کہا کہ میں ان سے یہ کہوں گا اور ہدایت کروں گا ان کے senior officials gallery میں اس وقت موجود ہیں کہ اس کو دو ماہ میں مکمل کریں اور شفاف طریقے سے ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، Question hour ہونے دیں پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں ان شاء اللہ۔

Next Question No. 13 is in the name of Senator Rana Mahmood Ul Hassan sahib. He is not present. The answer shall be taken as read.

*Question No. 13 Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that CDA had approved feeder metro busses to ply on route from N-5 Metro stations via Chungi No. 26 to B-17 which are still not operational, if so, the reasons

thereof and the timeline by which such transport will be operational on the indicated route?

Syed Mohsin Raza Naqvi: In order to provide a decent, affordable and safe public transport system to the citizens of Islamabad a feasibility study was conducted by CDA. The outcome of the feasibility study has revealed 13-potential feeder routes including a Bus route from N-5 Metro Station to Sector B¬17, Islamabad.

CDA has engaged NRTC for the Procurement, Operation Management and Maintenance of Electric Buses for the Feeder Routes. Moreover, a Bus depot at N-5 will also be established with Charging Infrastructure for charging the buses. It is expected that the Route will be made operational by January, 2025.

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب! ہر چیز کے لیے تو کھڑے ہو کر نہیں کہنا پڑتا، اگر ہم نے mic on کیا ہوا ہے، تو آپ ممبرز کو موقع دیا کریں کہ وہ بات کریں۔

Mr. Presiding Officer: I am sorry for that.

میں نے اس پر نوٹس نہیں لیا۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! یہ جو سوالات ہیں یہ Minister for Interior کے حوالے سے ہیں۔ اس ایوان میں، میں نے تو ان کو کبھی دیکھا نہیں ہے اور وہ کبھی بھی نہیں آتے۔ وزیر قانون صاحب کی اپنی تین مصروفیات ہیں پھر بھی اس کے باوجود اس ایوان میں آتے ہیں اور جوابات دیتے ہیں۔ یہ ان کا کام نہیں ہے جو متعلقہ وزیر ہے اس کا کام ہے یہاں آنا اور جواب دینا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، فرمائیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب! آپ ان کو پابند کریں گے، یہی کام وہ قومی اسمبلی میں بھی کر رہے ہیں۔ وہاں پر بھی دونوں اطراف سے Opposition اور حکومت نے اس بات پر اعتراض کیا

ہے۔ آپ ان کو پابند کریں کہ وہ یہاں پر آئیں اور آ کر جوابات دیا کریں اور آ کر ممبرز کو face کریں۔ وہ اس ایوان کے ممبر بھی ہیں اور ان کو یہاں آنا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، شکریہ! میڈم ان کی چھٹی کی درخواست باضابطہ آئی ہوئی ہے لیکن اصولی طور پر آپ ٹھیک فرماتی ہیں، گزارش کی جائے گی وزراء کو کہ وہ ایوان میں آیا کریں۔ جی، بلیدی صاحب supplementary پورے ہو گئے ہیں۔ تشریف رکھیئے۔ جی، next Question ہے سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ اس کے بعد ہے۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔

*Question No. 15 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that a “Federal Commission to review the master plan of Islamabad” was constituted five years ago, if so, the details thereof indicating also the composition, Terms of Reference (TORs) and details of meetings held till date including agenda items and the recommendations made; and

(b) what challenges are delaying the Commission's final report and when is it expected to be completed?

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) It is stated that Federal Cabinet constituted the Federal Commission to Review the Master Plan of Islamabad, in the light of directions issued by the Islamabad High Court, Islamabad, in WP No. 676/2017, dated 19-4-2018 and the Ministry of Interior issued the notification for the Commission on 14th January 2019, including its Terms of Reference. Moreover, the detail of composition and terms of reference (ToRS) is enclose as Annex-I&II.

Federal Cabinet in its decision dated 17-8-2021 made 2nd Addition/Alteration in composition of the

Federal Commission. The Commission has held numerous meetings to discuss the existing situation of the city and explore solutions to the problems. As a way forward, the commission suggested to hire the services of Consultants to Review the Master Plan of Islamabad and also revised the RFP/TORs Document.

The Federal Commission, after detail deliberation and working prepared some document/reports. The Federal Cabinet appreciated the work of Commission and subsequently CDA Board in its meeting held on 02-12-2019 adopted the Interim report on the Review of the Islamabad Master Plan (2020-2040) prepared by the Commission.

(b) Submitted that, after the change of the Federal Government, some Members quit and the remaining stopped responding. Resultantly the work of the Commission was held up. The said position was apprised to the Federal Government and Summary for the Constitution of Revised Federal Commission was forwarded to the MoI on 02-12-2022.

Federal Cabinet, in its meeting held on 23-01-2024, considered the Summary regarding reconstitution of Federal Commission , and decided as under: "The Cabinet considered the Summary titled "Reconstitution of the Federal Commission to Review the Master Plan of Islamabad" dated 22-01-2024, submitted by the Interior Division and directed the Division to deliberate on the matter holistically in consultation with the Cabinet Members and to then re-submit a well thought out proposal for consideration of the Cabinet, which should

include inter alia the option to engage private sector professionals of international standing.

In compliance with the above decision, an Amended Summary was submitted to the MoI on 16-02-2024. The Decision of the Federal Government is still awaited.

Annex-I

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE OF THE GAZETTE OF PAKISTAN PART-I

No.F.1-25/2018 (CDA-II)
Government of Pakistan
Ministry of Interior
******

Islamabad, the 28th December, 2018

NOTIFICATION

A Federal Commission, comprising following members is hereby constituted, under Marshall Law Regulation No.82 (MLR-82) to review Master Plan of Islamabad:

I	Syed Ayub Qutub, Executive, Pakistan Institute for Environmental Development Action Research (PIEDAR), Islamabad.	Member
II	Dr.Ghulam Abbas Anjum, Dean Faculty of Architecture & Planning, UET, Lahore.	Member
III	Mr.Asad Mehbood Kayani, Ex-Member (Planning & Design) CDA.	Member
IV	Mr.Jawed Ali Khan, Habitat Program Manager, UN Human Settlement Program, Islamabad.	Member
V	Member (Planning & Design), CDA, Islamabad.	Member
VI	Director General, Pakistan Environment Protection Agency (Pak EPA), Islamabad.	Member
VII	Director General, Rawalpindi Development Authority (RDA), Rawalpindi.	Member
VIII	Chief (Physical Planning), Planning Commission of Pakistan, Islamabad.	Member
IX	Chief Metropolitan Officer, Metropolitan Corporation of Islamabad (MCI), Islamabad.	Member
X	A renowned Architect as nominated by Pakistan Council Architects & Town Planners (PCATP), Karachi.	Member
XI	A renowned Town Planner as nominated by Pakistan Council of Architects & Town Planners (PCATP), Karachi.	Member
XII	Director (Master Planning), CDA, Islamabad.	Member/ Secretary

2. The Chairman CDA will act as Convener of the Commission, till such time an eminent private sector person is appointed as Chairman.

The terms of reference of the Federal Commission will be as under:-

i. Review of existing Master Plan and proposal for next 20 years i.e till 2040.
ii. Assessment of the efficacy of the existing Master Plan.
iii. Possible regularization of illegal buildings / construction done in violation of CDA Ordinance 1960, Master Plan, ICT Zoning Regulation 1992 (as amended), Islamabad Building Regulation 2005, and other relevant regulations made under CDA Ordinance 1960.
iv. The Commission shall keep in view the increased private sector participation on health and education sectors and make recommendations.
v. Proposal for the future development in short term, medium term and long term plans.
vi. The Commission may further amend the terms of reference with the approval of the Government.
vii. The Commission shall complete its work within 06 months.

/

(Khurshid Ahmed)
Deputy Secretary (CDA)

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Karachi.

Copy to (NOO):-

1. Secretary to the Prime Minister, Prime Minister's Office Islamabad.
2. The Secretary, Establishment Division, Islamabad.
3. The Secretary, Cabinet Division, Islamabad.
4. The Secretary, M/o Interior, Islamabad.
5. The Principal Information Officer, PID, Islamabad.
6. Officer concerned.
7. System Administrative (IT) MoI, Islamabad.

(Khurshid Ahmed)
Deputy Secretary (CDA)

Annex-II

<u>TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE OF GAZETTE OF PAKISTAN PART-I</u>

Government of Pakistan
Ministry of Interior
*****

Islamabad, the 25th August, 2021

<u>NOTIFICATION</u>

F. No. 1-25/2018/CDA-II(Mul): In pursuance of the Federal Cabinet's decision vide Case No. 734/26/2021 dated 17-08-2021, the additions / alterations in the Composition and Terms of reference of Federal Commission constituted by the Federal Cabinet for review of Master Plan of Islamabad, are hereby de-notified / notified as under, in continuation of Ministry of Interior's earlier notifications dated 28-12-2018, 26-03-2019 and 03-08-2019.

2. The following Members of Federal Commission are hereby de-notified as such:-

i. Mr Naveed Aslam
ii. Mr. Salman Mansoor

3. The following members are hereby notified as new Members of the Federal Commission:-

i. Mr. Murad Jamil (Architect)
ii. Mr. Sikandar Ajam (Architect/Planner)
iii. Chairman PACTP as ex-officio member

- Chairman, CDA as Member of the Commission will act as the Convener till such time the Committee may elect a Chairman from its Members.
- The Commission on its own can appoint technical consultants as and when required in order to comp ete its assigned day to day tasks.

(Shah Jehan)
Deputy Secretary (CDA/MCI)

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
<u>Karachi.</u>

Copy for information to:-

i. Chairman, CDA, Islamabad
ii. Deputy Secretary (Cabinet), Cabinet Division.
iii. SPS to Secretary, Ministry of Interior, Islamabad
iv. SPS to Secretary, Cabinet Division, Islamabad
v. SPS to Additional Secretary-II, Ministry of Interior, Islamabad

Mr. Presiding Officer: Answer taken as read, please.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! اس میں جب سوال کیا تھا تو یہ معاملہ گزشتہ پانچ سال سے pending ہے اور جو بھی معاملہ ہوتا ہے اس پر کوئی پانچ سال سے پہلے ہاتھ نہیں لگاتا، پانچ سال ہمارے پاس minimum ہیں کہ پانچ سال تک اس کو touch نہ کریں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ جو اسلام آباد کا master plan ہے اس کو High Court کے حکم پر review کیا جا رہا ہے، اس کے لیے کمیشن بنا اور اس کمیشن کی بھی meetings نہیں ہو رہی ہیں، تو High Court کا master plan کو review کرنے سے کیا کام تھا؟ آیا اس کو کبھی examine کیا ہے؟ سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب ہمارے ایک اچھے وکیل ہیں، High Courts نے بھی کبھی master plan میں interfere کیا ہے اور High Court نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پر کمیشن بنائیں اور کمیشن نے آگے consultant کو hire کر لیا ہے، اگر کر ہی لیا ہے تو پھر اس کو کب تک complete کرنا ہے، کتنا عرصہ مزید درکار ہے؟ پانچ سال تو ہو گئے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی، ایسے ہی ہے ایک عبوری رپورٹ تھی وہ کابینہ میں پیش گئی تھی اس پر کابینہ کی observations بھی تھیں پھر interim report کو کابینہ نے mark کیا اور پھر approve کر دیا۔ جناب! اس کے بعد 2021 میں کمیشن کی دوبارہ تشکیل کا عمل شروع کیا گیا کیونکہ اس کا وقت ختم ہو رہا تھا لیکن 2022 میں یہ کمیشن ختم ہو گیا۔ 2023 میں نئے کمیشن کی تشکیل کے لیے جو تجاویز تھیں وہ تیار کی گئیں اور وفاقی حکومت کو فراہم کی گئیں اس پر وہ کہتے ہیں کہ جو Constitution of new Commission ہے this is in the process ماسٹر پلان انہوں نے صحیح فرمایا کہ یہ عدالتوں کا کام نہیں ہے اور یہ معاملہ وہاں تک نہیں جانا چاہیے تھا۔ یہ executive کا اختیار ہے Capital Development Authority ایک independent body ہے جو کہ دارالخلافہ کے اس طرح کے معاملات ہیں development related ہاؤسنگ ہو یا دیگر infrastructure وہ دیکھتی ہے اور انھیں یہ کام کرنا چاہیے، بہرکیف اس امر کی ضرورت ضرور ہے، پچھلی دو تین دہائیوں میں اسلام آباد کا جتنا حجم بڑھا ہے اس کے لیے revised master plan کی ضرورت ہے، اسی لیے کچھ کام ہو چکا ہے دیگر کیا جا رہا ہے۔ آج انہوں نے مجھے inform کیا ہے کہ جو کام روکا ہوا تھا کیونکہ

care-taker کے time پر وہ سمجھتے تھے کہ شاید elected government آ کر تشکیل دے، اب وہ کابینہ کو روانہ ہو چکا ہے so I will take it up with the Secretary, Cabinet Division کہ اس کو کسی اگلی meeting میں لے آئیں اور یہ کسی منطقی انجام کو پہنچ جائے۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: کوئی time frame تو ہونا چاہیے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! time frame میں تو کابینہ کو directions نہیں دوں گا، کابینہ آپ کی آپ میں سے ہی بنتی ہے اور کابینہ نے independently کام کرنا ہوتا ہے۔ آپ کی جو تجاویز ہیں میں کابینہ کے سامنے رکھ دوں گا، Secretary, Cabinet Division کو بھی آج کہا ہے کہ میری طرف سے convey کریں کہ یہ Cabinet meeting میں کابینہ کے سامنے رکھا جائے۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ! جس طرح سے سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے ہاں کمیٹیاں، کمیشن وغیرہ تشکیل دیے جاتے ہیں مگر اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ جناب وزیر صاحب توجہ چاہیے، منسٹر صاحب۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب متوجہ ہوں۔

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحب! ایک تو میں نے پوچھنا تھا کہ اس کمیشن کے کتنے اجلاس ہوئے؟اس پر حکومت کے کتنے اخراجات آئے؟ دوسرا آپ کہہ رہے ہیں کہ 2019 میں قائم ہوئے اور انہوں نے 2020-2040 کا master plan دیا تھا۔آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ منظور کیا گیا تھا اس کے بعد آپ کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی آئی کی حکومت چلی گئی پھر PDM کی ہماری حکومت تھی، اس پر بھی کوئی عمل درآمد نہیں ہوا، پھر کہا گیا کہ 2022 کو ایک سمری وزارت داخلہ کو بھیجی گئی، 2022 سے اب دسمبر 2024 ہے، دو سال سے وہ سمری ابھی تک گھوم پھر رہی ہے۔

جناب! میرا کہنے کا مقصد ہے کہ یہ سمری کہاں تک پہنچے گی اس کا منطقی انجام کیا ہو گا؟ اس میں تاخیر کی جو وجہ بنی ہے اس کے حوالے سے آپ نے کیا اقدامات کیے ہیں؟ اور کن کو قصور وار ٹھہرایا ہے کہ یہ سمری دو سال سے گھوم پھر رہی ہے، ابھی تک اس کا منطقی انجام نہیں ہوا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اب بالآخر وہ سمری Cabinet Division میں آ گئی ہے۔ اس میں وقت ضرور ضائع ہوا ہے۔ ایک توجیح جو انہوں نے مجھے دی، انہوں نے کہا کہ caretakers کے وقت یہ ایک major decision تھا اس لیے نہیں لیا گیا۔ میں نے کہا کہ اب تو ہمیں آئے ہوئے بھی سات ماہ ہو گئے ہیں لیکن اب یہ کفر ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے Secretary Cabinet Division کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ آپ کابینہ کی آئندہ meeting میں اسے لے کر آئیں۔ انہوں نے ایک ترتیب بنائی ہوتی ہے لیکن یہ معاملہ جو مجھے دیکھنے میں سنجیدہ لگ رہا ہے کہ ایک چیز چلی ہوئی تھی تو اس پر further processes ہونے چاہییں تو آئندہ meeting میں ان شاء اللہ العزیز کابینہ اسے discuss کرے گی اور میں being a Member of the Cabinet وہیں پر آپ کے تحفظات ان شاء اللہ پہنچاؤں گا کہ دو سے تین سال کیا ہوتا رہا ہے، اس کی بھی تحقیقات کی جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دوست محمد صاحب۔

سینیٹر دوست محمد خان: بہت بہت شکریہ، جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اگر آپ میری بات سن لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ جناب میں صرف دو proposals دے رہا ہوں۔ اسلام آباد میں سرینا ہوٹل اور F-8 میں دو flyovers پر کام شروع ہو چکا ہے جو کہ بہت اچھا کام ہے۔ جناب دو اور flyovers کی بڑی سخت ضرورت ہے ایک National Defence University (NDU) پر commuters کو بڑی زیادہ تکلیف ہے اور ایک F-10 roundabout پر، اگر منسٹر صاحب CDA کو دو flyovers recommend کر دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ، آپ نے ان کے کام کو سراہا اور آج وہ کام کی رفتار کے بارے میں بھی بتا رہے تھے کہ ہم اسے normal time سے one third time میں تیار کریں گے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک NDU کے ساتھ کیونکہ افسران بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ان سے request کروں گا کہ آپ کی یہ تجاویز CDA Board تک پہنچائیں تاکہ اگر وہ feasible plans ہیں تو ضرور عوام کی سہولت کے لیے ہونے چاہییں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر بلال احمد خان صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ اسلام آباد کا جو Master Plan ہے یہ وہ plan ہے کہ جب اسلام آباد بنایا گیا تھا یہ تب کا ہے یا اس میں amendments ہوئی ہیں؟ اگر اس میں amendment ہو رہی ہے تو اب کابینہ کے سامنے جو plan پیش کیا گیا اس میں آنے والے وقت میں مزید amendments ہوں گی یا یہ ہمیشہ کے لیے proper plan ہے کہ جب بھی اسلام آباد میں کام ہو گا تو وہ اس plan کے مطابق ہو گا جو پہلے ہم نے decide کیا ہے۔ اگر یہ amendment ہو چکی ہے یا ہونی ہے تو اس میں جتنی بھی amendments ہیں ایک ہی مرتبہ کر کے اس process کو ایک مرتبہ ہی complete کریں اور اس plan کو ہمیشہ کے لیے رکھیں تاکہ اسے execute کیا جا سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ CDA Board میں کتنے اراکین کی shortage ہے اور کتنے members موجود ہیں اور ان اراکین کی تعداد کب پوری ہو گی؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جہاں تک آپ نے plan کی بات کی تو یہ کمیشن ہے جو کہ professionals پر مشتمل technical commission ہے، اس کمیشن کی تشکیل ہو رہی ہے اس کے بعد وہ تجاویز لے کر آئیں گے، Master Plan میں جو amendments suggest کریں گے اور جو بھی relevant authority ہو گی وہ اسے consider کرے گی۔

جہاں تک آپ نے کہا کہ Members کی کوئی shortfall ہے اگر آپ یہ سوال داخل کر دیں تو بالکل اس کا جواب بھی آ جائے گا، اگر آپ ویسے سمجھتے ہیں کہ مناسب ہے اور CDA کے اہلکاران موجود ہیں وہ اجلاس کے بعد آپ کو brief کر دیں گے کہ Board کی functioning کیسی ہے، ویسے میں دیکھ رہا ہوں کہ Board functional ہے اور meetings ہوئی ہیں، اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید مسرور احسن صاحب، سوال نمبر 17۔

*Question No. 17 Senator Syed Masroor Ahsan: Will the Minister for Interior be pleased to state the details of appointments made against the executive posts in NADRA including Chairman, Deputy Chairman, Director

General, General Managers during the last five years indicating post-wise salaries, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Syed Mohsin Raza Naqvi: The details of appointments made against the executive posts in NADRA including Chairman, Deputy Chairman, Director General, General Managers during the last five years attached as Annex-A.

Other fringe benefits admissible are as under:-

a. Car with Driver or Monetization Allowance
b. Reimbursement- Bills of Indoor Medical Treatment from Govt. Armed Forces & Autonomous bodies hospitals
c. Rs. 10,000/- for PhD & Rs. 2;500/- for M. Phil Degree per month.

Annex-A

DETAIL OF APPOINTMENTS MADE AGAINST THE EXECUTIVE POSTS IN NADRA DURING THE LAST FIVE YEARS

Sr.#	ERP#	Name	Position	Grade	Duration	
					From	To
1.	62085	Muhammad Tariq Malik	Chairman	-	21-06-21	13-06-23
2.	73735	Asad Rehman Gilani		-	16-06-23	03-10-23
3.	74346	Muhammad Munir Afsar		-	03-10-23	To date
4.	62684	Brig. (R) Abdul Rehman	Chief Human Resource Officer	O-10	06-09-21	30-09-24
5.	66342	Tajamal Hussain Shah	Chief Legal Officer		01-06-22	To date
6.	73589	Ejaz Ahmad	Director General		18-05-23	
7.	77790	Dr. Javed Ashraf	Chief Information Officer	T-10	03-06-24	
8.	77804	Muhammad Tariq Javed Khan	Chief Technology Officer		13-06-24	
9.	77845	Dr. Monis Akhlaq	Chief Information Security Officer		07-08-24	
10.	77974	Ajmal Anwar Awan	Director General (Digital Economy Enhancement Project)		12-11-24	

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر سید مسرور احسن: جی جناب۔ میرے سوال کا جواب تو دے دیا ہے لیکن میں نے تفصیلات مانگی تھیں مگر تفصیلات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ میں یہ سوالات اس لیے کر رہا ہوں کہ پاکستان کی آبادی آپ سب کو پتا ہے اور میں جس شہر کراچی میں رہتا ہوں اس شہر کی آبادی اڑھائی کروڑ سے بھی زیادہ ہے اور انتظامی عہدے، عہدیدار، ان کی تنخواہیں اور ان کی مراعات تو بہت ہیں لیکن عوام کو سہولت فراہم کرنے کے لیے اتنے دفاتر نہیں ہیں جہاں لوگ آسانی کے ساتھ اپنے شناختی کارڈ حاصل کر سکیں۔ صرف ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ ضلع وسطی کی آبادی 37 لاکھ ہے۔ اس آبادی کے لیے صرف ایک میگا سنٹر ہے۔ اس میگا سنٹر میں ہزاروں لوگوں کا رش ہوتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ ساری مراعات دی جاتی ہیں تو پھر عوام کو بھی کوئی سہولت ملے، ایسی مراعات دی جائیں جس سے عوام بھی کچھ استفادہ حاصل کر سکیں۔ میرے سوال کا مکمل جواب دیا جائے تو بہتر ہے، میں نے تفصیلات مانگیں تھیں جو نہیں دی گئیں۔ نام تو مجھے بھی سب کے پتا ہیں کہ یہ ہیں، یہ ہیں اور یہ ہیں لیکن ان کی ذرا تفصیلات دے دی جائیں کہ کیا کیا مراعات ہیں اور کس طرح سے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ٹھیک ہے جناب، ان کی بڑی جائز بات ہے۔ یہ سارا معاملہ transparent ہوتا ہے اور public offices ہیں۔ میں بھی جب ان سے briefing لے رہا تھا تو میں نے انہیں کہا کہ آپ یہ والا جو کالم ہے اس کو بھی fill کر کے لائیں کہ package میں ان کی salaries کیا کیا ہیں، وہ تو بتایا ہے کہ وہ فلاں فلاں allowances کے، گاڑی کے اور ڈرائیور کے entitled ہیں لیکن ان کی salary package آ جائے۔ بالکل یہ دوبارہ آ جائے گا اور تفصیلی جواب آ جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیکن کیا یہ سینیٹر صاحب نے پوچھا تھا جو نہیں بتایا گیا ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جو حصہ نہیں ہے وہ سوال کا حصہ تھا، وہ ان سے omit ہوا ہے اور میں نے ان سے کہا ہے اور وہ لائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: محکمے کو ضرور کہیں کہ اس طرح incomplete answer نہ دیا کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب میں briefing میں انہیں already کہہ کر نکلا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا جو معزز وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہ جواب دیں گے۔اس لیے اسے defer کیا جائے تاکہ جب اگلی مرتبہ جواب آجائے تو یہ ایوان میں سامنے آجائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ جناب۔ یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ایسا کیا جاتا ہے کہ مکمل جواب نہیں دیا جاتا ہے یا اگر جواب دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ متعلقہ لائبریری میں پڑا ہے۔ ٹھیک ہے جس رکن نے سوال کیا ہے اسے تو پتا ہوتا ہے لیکن ہمیں پتا ہی نہیں چلتا۔ وزیر صاحب! آپ سے میری ایک عرض ہے کہ اس غفلت میں جو افسران ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی بھی کی جائے، ایوان بالا کو مذاق نہ سمجھا جائے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جب اس کا جواب آئے گا، مجھے پتا ہے کہ چیئرمین، ڈائریکٹر جنرل، جنرل منیجروں کی تنخواہیں لاکھوں روپے ماہانہ میں ہیں اور ہم جو قانون بنانے والے ہیں وہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے لیتے ہیں۔ ہم جو ان کی تنخواہیں مقرر کرتے ہیں اور وہ ہم سے ہی لاکھوں روپے تنخواہیں مقرر کرواتے ہیں اور اس لیے جواب نہیں دیتے تاکہ میڈیا کو یا عوام کو پتا نہ چلے کہ یہ اتنی مراعات لے رہے ہیں۔ جناب اس میں کوئی سازش ہے اور اس لیے میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ اس کی تحقیقات کرائی جائیں کہ کیوں اسے چھپایا گیا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ان کی جائز بات ہے لیکن میں آج انہیں یہ کہہ کر آیا ہوں۔ آج میں ان کی سرزنش کرکے آپ تک پہنچا ہوں کہ جواب کا دوسرا حصہ بھی لے کر آئیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب، آپ کا سوال نمبر 18.

*Question No. 18 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that various TV channels have violated the SOPs/rules while airing content during the last two years, if so, channel-wise details of actions taken against them by PEMRA?

Mr. Attaullah Tarar: Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA) was established in March, 2002

through an Ordinance to facilitate the growth of Electronic Media and to regulate its operation in the country.

Following statutory regulatory tools regulate private electronic media:

- PEMRA Ordinance 2002 as amended by PEMRA (Amendment) Act 2023.
- PEMRA Rules 2009.
- PEMRA (Television Broadcast Station Operations), 2012.
- PEMRA (Radio Broadcast Station Operation) Regulations, 2012.
- PEMRA (Distribution Service Operations) Regulations, 2011.
- PEMRA (Council of Complaints) Rules, 2010.
- Electronic Media (Programmes and Advertisements) Code of Conduct, 2015.

All PEMRA licensees are obliged to comply with the PEMRA laws in letter and spirit. All the CEOs / owners of Satellite TV Channels have signed license terms & conditions.

To implement the above laws, PEMRA, under Section 26 of PEMRA (Amendment) Act, 2023, has established Council of Complaints at each provincial Headquarters to resolve the grievances of the public about any aspect of the programme being aired on private electronic media. Subsequently, Council of Complaints gives its recommendations to the Authority for imposition of fine of not less than two hundred thousand rupees and not more than one million rupees against any individual person. The Councils may also

recommend to the Authority appropriate action of censure, fine up to two million rupees in respect of a licensee. In case a licensee repeats violation, the Council may recommend the suspension of the licence or prohibition on broadcasting or rebroadcasting or distributing any programme or advertisement against a broadcast media, broadcast station or distribution service operator or person for violation of the provisions of this Ordinance, rules and regulations made thereunder or any terms and conditions of licence and code of conduct for programme content and advertisements as may be prescribed.

Moreover, a toll free (0800-73672) Complaints and Call Centre has also been established, wherein any member of the society can lodge complaint against any aspect of the programme aired on private electronic media. General public can also lodge complaints through twitter, Facebook and in writing to PEMRA Regional offices and Headquarters.

All PEMRA licensees are obliged to constitute In House Monitoring Committees mandated to review each and every content prior to its telecast and compliance of the Code of Conduct devised by the Authority under Rule 15 of PEMRA Rules 2009.

PEMRA laws do not authorize Authority to pre-censor content prior to its telecast. All the licensees are obliged to adopt self-regulatory model ensuring editorial oversight in compliance of Electronic Media (Programmes and Advertisements) Code of Conduct, 2015 and terms and conditions of licence committed by any licensee, PEMRA initiates legal actions which inter-

alia includes issuance of warnings, censure and in case of severe violations, programmes are suspended / prohibited under Section 27, fines are imposed upto 10 million under Section 29A. Furthermore, on repeated violations, licenses are suspended or revoked under Section 30 of PEMRA Ordinance 2002 as amended by PEMRA (Amendment) Act 2023.

List of actions taken against licensed satellite TV Channels is at **(Annex-I)**

(Annexure has been placed in Library and on Table of the mover/ concerned Member)

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا وزیر برائے اطلاعات و نشریات یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں سے کن TV Channels نے کام کے معیاری اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو PEMRA کی جانب سے ان کے خلاف کی جانے والی کارروائی کی چینل وار تفصیلات مہیا کی جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب انہوں نے تفصیلات دی ہیں۔ Council of complaints functional ہے اور دو سالوں میں PEMRA کی جانب سے 390 complaints کو deal کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف چینلز کو contempt اور code of conduct کی violation کے حوالے سے fines بھی کیے گئے ہیں، تادیبی کارروائیاں بھی ہوئی ہیں اور یہ process جاری ہے اور میرے خیال میں regulator کا یہ بنیادی function ہوتا ہے جو اسے کرنا چاہیے۔ کچھ عرصہ Council of complaints dysfunctional تھی لیکن اب وہ functional ہے اور cases نبٹا رہی ہے۔ وہ ساری تفصیل دے دی ہے اور 390 کا figure آیا ہے۔ اس میں including News Channels اور Entertainment کے ہیں، دونوں sides کے اس میں ہیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! کوئی بھی چینل حکومت وقت کے مطابق اگر چلے، یہ نہیں کہ آپ کی حکومت، اگر وہ حکومت وقت کے مطابق چلے تو انہیں زیادہ اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور اگر کوئی ان کی مرضی کے خلاف چلے یا ان کی منشا کے مطابق پروگرام نشر نہ کرے تو میرے خیال میں اسے بند کر دیا جاتا ہے۔ کیا یہ بات بھی درست ہے یا نہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: TV Channels کی جو تعداد ہے میرے خیال میں حکومتوں کے لیے، میں حکومتوں اس لیے کہوں گا کہ یہ سلسلے آتے جاتے رہتے ہیں، حکومتوں کے لیے یہ ممکن نہیں ہے، دو، تین یا چار کمپنیوں کو تو آپ manage کر سکتے ہیں لیکن اگر 45 یا 50 channels functional ہیں تو ان میں اس طرح کے معاملے کرنا کہ دو کو زیادہ دے کر 48 کو اپنے خلاف کرنا، یہ ممکن نہیں ہوتا۔ دوسرا ایک policy ہے جس کے تحت یہ سارا نظام چلتا ہے۔ Rates بھی طے شدہ ہیں ہر channel نے اپنے TV time کے حوالے سے، ان کی ratings کے حوالے سے ان کے rates میں فرق ہوتا ہے لیکن سرکار نے ان کو ایک طرح سے ان کی ساری ترتیب دی ہوئی ہے۔ Rest assure کہ ہماری حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہر جگہ کے اوپر parity نظر آئے، consistency ہو merit کے اوپر ہو اور وزیر اعظم میاں شہباز شریف نے ہمیشہ merit کو ترجیح دی ہے۔ بطور وزیر اعلیٰ پنجاب کا بھی خاص focus رہا governance کے حوالے سے وہ ہر محکمے کو یہ تلقین کرتے ہیں اور میں آپ کو Cabinet meetings کی بات بتا رہا ہوں کہ ہر meeting میں ان کا یہ بار بار اصرار ہوتا ہے کہ چاہے وہ appointments ہوں، چاہے وہ کسی اور حوالے سے nominations ہوں، چاہے وہ اس ادارے کا business ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کو شفاف طریقے سے کریں، merit پر کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ جناب منسٹر صاحب میری آپ سے یہ ہی ایک عرض تھی کہ یہ جو آپ نے کہا ہے کہ ایک list دی ہے کہ کتنے channels کو جرمانہ ہوا ہے 390 کا جو آپ نے figure دیا ہے۔ ہمارے پاس وہ list موجود نہیں ہے، کسی کے پاس ہے ,list کسی کے پاس بھی موجود نہیں ہے۔ ہمیں کیا معلوم کہ کن کو جرمانہ ہوا ہے، اچھا ٹھیک ہے آپ نے وہ list نہیں دی پہلے تو میرا سوال یہ ہے کہ PEMRA کس طرح بنتی ہے اور صوبائی quota کس

طرح ہوتا ہے اور دوسری بات مجھے یہ بتا دیں کہ ایک PEMRA Act کی شق 29 کے تحت ایک کروڑ روپے تک جرمانے ہوئے۔ کتنے Channels کو ایک کروڑ روپے تک کے جرمانے کیے گئے اور کتنے license منسوخ کیے گئے ہیں اور کتنے channels کو منسوخ کرنے کے notice دیے گئے ہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ نے بہت ہی اچھا سوال کیا ہے اور میری استدعا ہو گی کہ یہ لکھ کر ڈال دیں۔ یہ وہ details ہیں جو اس محکمے کا وزیر بھی آپ کو spontaneously نہیں بتا سکے گا۔ یہ تفصیلات ایسی ہیں جن کے بارے میں میں غیر سنجیدہ بیان نہیں دینا چاہتا۔ یہ سوال تھا نہیں نا، جواب میں تو یہ annexure لگا ہوا ہے۔ Secretariat میں جمع شدہ ہے۔ Annexures آپ کو معلوم ہے کہ کتاب کے ساتھ نہیں لگتے آپ ماشاءاللہ بہت senior Parliamentarian ہیں تو یہ annexure میرے ہاتھ میں ہے۔ اگر باقی سوالات کو چھوڑ دیتے ہیں تو میں 390 کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ آپ لے لیں Secretariat سے مل جائے گا۔ سینیٹر شبلی فراز صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جتنے بھی یہ channels ہیں ان میں سے کئی channels ہیں جن میں licenses کی دو categories ہوتی ہیں۔ ایک news کا ہوتا ہے اور دوسرا entertainment کا ہوتا ہے اب دونوں کی جو pricing ہے وہ مختلف ہے۔ Entertainment channels کی license fee کچھ اور ہے یعنی کم ہے اور news channel کی licence fee زیادہ ہے۔ اس میں اب سب news channel بن گئے ہیں لیکن PEMRA نے کیا steps لیے ہیں کہ وہ ان کو ان کی respective category میں رکھے کیونکہ جنہوں نے زیادہ fee ادا کی ہے تو ان کو کیوں penalize کیا جائے۔ Compared to those who have got licenses for entertainment.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! بہت clear بات ہےlicense کے باہر جا نہیں سکتے اور اگر وہ جائیں تو یہ سارا mechanism ہے جس پر جرمانے بھی ہوتے ہیں، اس پر کئی دفعہ بندش بھی ہوجاتی ہے۔ Floor پر یہ بات ہوئی میں بالکل ان کے یہ concern PEMRA Chairman تک، Ministry of Information سے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں وہ جا کر پیغام پہنچائیں گے۔ میرے خیال میں اس حد تک بہت کم ہو گا کہ entertainment کو news میں convert کیا ہو۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کافی دفعہ content پر ہم بھی سنتے ہیں کہ contents پر complaints آتی ہیں کہ for example جو news channel ہے انہوں نے اتنا وقت entertainment کو دینا ہے یا vice versa اور وہ time نہیں دے رہے۔ اسی طرح جو public service کے messages ہیں وہ اتنے چلانے ہیں جو free of cost ہوتے ہیں کہ آپ for example ماحول کی آلودگی کو دور کرنا ہے اور باقی چیزیں ہیں تو اس content کے اوپر بھی ہم عام طور پر حکومتی حلقوں میں یہ شکایت سنتے ہیں تو آپ نے اچھی بات کی طرف نشان دہی کی ہے۔ ان کو بالکل check رکھنا چاہیے یہ ان کہ ذمہ داری ہے اور اس ایوان کی وساطت سے آج وہ سن رہے ہیں اس کے اوپر ان کو مناسب ہدایات جاچکی ہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: Question hour ختم ہو جائے تو ہمیں تقریروں کی اجازت دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ان شاء اللہ۔ سینیٹر روبینہ قائم خانی۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ کیا PEMRA نے past میں کوئی ایسے licenses issue کیے ہیں یا ان کا کوئی ارادہ ہے بچوں کے حوالے سے کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ کوئی بھی ایسا channel نہیں ہے جو بچوں کی entertainment کے حوالے سے ہو اور PTV کے حوالے سے بھی میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا کوئی مختص وقت ہے کہ جو وہ بچوں کے حوالے سے اپنے programme دکھاتا ہو۔ میری نظر سے تو بچوں کے ایسے کوئی programmes نہیں گزرے ہیں اور میں چاہوں گی کہ اگر ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے تو مہربانی کر کے future میں ایسے channels introduce کرائیں کیونکہ میں نے سنا ہے

کہ licenses pending ہیں لیکن ابھی تک کافی سالوں سے بچوں کے channel کے حوالے سے کوئی بھی license issue نہیں کیا گیا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ بہت جائز بات ہے اور بچوں کو اگر ہم نے چھوٹی screen یعنی telephone سے بچانا ہے تو TV ایک صحت مند activity ہے comparing to small screen. وہ کہتے ہیں کہ اس کے health hazards بھی زیادہ ہیں اور addiction کے حوالے سے بھی معاملہ زیادہ سنگین ہے۔ آپ نے بہت اچھی چیز کی نشان دہی کی ہے یہ بھی میں ان تک پہنچاؤں گا اور میں آپ سے یہ بھی request کروں گا کہ اگر آپ اس کے اوپر accurate جواب چاہیں گے تو آپ سوال داخل کر دیں، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ deliberate کر کے ساری progress بھی بتاتے ہیں اور اگر نہیں تو پھر اپنا point of view بھی بتاتے ہیں کہ ہونا چاہیے یا نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید مسرور احسن۔ سوال نمبر؟

*Question No. 19 Senator Syed Masroor Ahsan: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that NADRA has procured vehicles during the last three years, if so, the details of the procurement procedure adopted and indicating also vehicle-wise make, model and price with total amount spent on such procurement with a year-wise breakup?

Syed Mohsin Raza Naqvi: NADRA is providing registration services related identity documents to the citizens of Pakistan at their nearest location. To meet the purpose efficiently, NADRA acquired resources for mobilization of operational and administrative teams. NADRA did not purchase any vehicle in last two years in accordance of Government Austerity policy. However, 35 vehicles including Bus and coasters were procured during the year 2022 for staff pick & drop and for operational purposes.

These vehicles were purchased following PPRA rules 42(C) (vii) for purchase of (motor vehicle) from original manufactures or their authorized agents at manufacturer's price for direct contracting.

Vehicle-wise make, model and price with total amount spent on procurement with a year-wise is attached at Annex-A.

Annex-A

Detail of vehicles purchased during last three years

Sr. No.	Make/Type as replacement of condemned vehicles	Qty	Model/Year	Price (Rs)	Remarks	Rule /Procedure
1.	Toyota Hilux Revo A/T V	9	2022	99,733,500	Operational	42(C) ** (vii) for purchase of *** (motor vehicles) from local original manufacturers or their authorized agents at manufacture's price
2.	Toyota Hilux 4x4 Double cabin STD	4		35,406,000	Operational	
3.	Toyota Corolla Altis 1.6 AT Saloon X	8		47,620,000	Operational	
4.	Hino AK8JRKA Superliner Dlx, Bus with 63+1 seats	1		17,750,000	Pick & Drop	
5.	Hino Skyliner Dix non AC Coach with 32+1 seats	2		25,000,000	Pick & Drop	
6.	Suzuki Cultus AGS Auto Petrol	4		12,936,000	Operational	
7.	Suzuki Bolan Van VX Euro Petrol	4		6,000,000	Operational	
8.	Honda Civic Oriel 1.5L M-CVT	3		19,888,500	Operational	
Total		**35**		**2,64,334,000**		

Mr. Presiding Officer: Answer taken as read. Any supplementary?

سینیٹر سید مسرور احسن: میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بات کریں۔

سینیٹر سید مسرور احسن: میرا یہ سوال کرنے کا مقصد حکمران طبقات اور بالا دست طبقات سے یہ ہوتا ہے کہ ان کے لیے تو تمام تر مراعات دے دی جاتی ہیں اور عوام جن کے لیے یہ بیٹھے ہوتے ہیں ان کو کوئی سہولت نہیں دی جاتی۔ یہاں سوال یہ ہے کہ میں نے اخبار میں پڑھا کہ ایک نوجوان تھا اس کی ماں فوت ہو گئی وہ 18 years کا ہوا اور وہ جب روزگار کے لیے گیا تو اس کا باپ جیل میں جا چکا تھا۔ جب شناختی کارڈ بنوانے گیا تو ان کے دفتر میں اس کے والد کا biometric system نہیں تھا۔ بڑی بڑی گاڑیاں تو خرید لی جاتی ہیں لیکن عوام کو سہولت دلانے کے لیے کوئی biometric system کا ایسا کوئی نظام نہیں ہے۔ اس کے لیے اس کو چھ سال تک مختلف عدالتوں میں جانا پڑا اور آخر کار اس کو High Court سے یہ سہولت حاصل ہوئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ جہاں آپ حکمران طبقات کے لیے اتنی ساری مراعات، سہولیات، گاڑیاں، ہسپتالوں میں ان کے علاج کے اخراجات سب برداشت کرتے ہیں تو عوام جو روٹی کے لیے ترس رہے ہیں ان کو شناختی کارڈ کے لیے بنیادی چیزیں، ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے یہ چیزیں آسانی سے فراہم کر دی جائیں تاکہ ان کے لیے کوئی تکلیف نہ ہو۔ اٹھارہ سال کے بعد چھ سال تک۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مسرور صاحب میری گزارش سن لیں آپ بہت senior ہیں میں آپ کو صرف یہ یاد کرانا چاہتا ہوں کہ یہ question hour ہے اگر تقاریر ہم کریں گے تو اس کے لیے الگ وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ آپ ضرور بات کریں اور جتنی دیر چاہے کریں اگر اس میں آپ کا کوئی supplementary question ہے تو ضرور کریں کیونکہ باقیوں کی حق تلفی ہو گی۔ Questions رہ جائیں گے اور ان کی حق تلفی ہو گی۔

سینیٹر سید مسرور احسن: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! یہ supplementary question کے حوالے سے ہی میں بات کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کے حوالے سے نہیں کریں۔

سینیٹر سید مسرور احسن: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو کوئی سہولت ہو کیونکہ biometric system کہیں نہیں دیا جاتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ سوال کریں.if you have any

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں جواب ضرور دینا چاہوں گا کہ حکمران طبقہ، چلیں میں اس side پر آ جاتا ہوں یہ بیٹھا ہوا ہے۔ مسرور صاحب حکمران طبقہ کیا لے رہا ہے؟ ایک لاکھ چھپن ہزار روپے تنخواہ ہے Parliamentarian کی، ان کو کوئی گاڑی نہیں دی جاتی۔ Parliamentarian نے اپنی رہائش گاہ پر چاہے وہ lodges ہیں یا وہ اپنی جگہ پر رہتے ہیں ان کو آٹھ ہزار روپے مہینہ دیا جاتا ہے utilities کے لیے، تمام utilities کے لیے، آٹھ ہزار روپے میں جھونپڑی بھی maintain نہیں ہوتی۔ میں مسرور صاحب کو صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزرا کا حال سن لیں۔ وزرا کی تنخواہ کوئی دو لاکھ اٹھارہ یا بیس ہزار ہے لیکن 95% وزرا تنخواہ نہیں لے رہے کیونکہ وزیر اعظم نے کہا کہ austerity ہے، آپ role model بنیں، لینی چاہیے مگر وہ نہیں لے رہے۔ ابھی نیچے basement میں جائیں 776 نمبر ہے 1500 cc گاڑی ہے جو وفاقی وزیر استعمال کرتا ہے۔ میں اسی پر آتا ہوں اور اسی پر جاتا ہوں۔ اپنی گاڑیاں اللہ نے دی ہوئی ہیں، وہ بھی ساتھ استعمال کرتے ہیں اور 400 لیٹر پٹرول ہے، یہ total ceiling ہے۔ اپنی رہائش گاہ کا بجلی اور گیس کا بل وفاقی وزرا rules کے تحت خود دیتے ہیں، انہیں سرکاری مراعات حاصل نہیں ہیں۔ اس لیے ہمیں یہ چیزیں عوام کے سامنے رکھنی چاہییں کہ یہ جو perception ہے کہ parliamentarians یا وزرا پتا نہیں کیا کر گزرے ہیں۔ یہ قوم کو پتا ہونا چاہیے کہ یہ وہ مراعات اور سہولیات ہیں جو under the law, parliamentarians کو مہیا کی گئی ہیں۔ یہ تنخواہیں تب کی مقرر کی گئی ہیں جب آپ کا currency comparison بہت مختلف تھا۔ اس کے باوجود جب یہاں پر بڑھوتی کی بات ہوتی ہے تو یہی ایوان کہتا ہے کہ نہیں impression ٹھیک نہیں جائے گا، اچھا نہیں لگتا، ملک پر سخت وقت آ رہا ہے اور معاشی تنگی ہے، نہ کیا جائے۔ اس لیے حکمران طبقہ جو کر سکتا ہے، کر رہا ہے۔ ہم قربانی بھی دے رہے ہیں۔

آپ نے محکمے کا پوچھا تھا کہ گاڑیاں کون سی دی گئی ہیں تو پچھلے دو سال میں NADRA میں کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی۔ تین سال پہلے البتہ 35 گاڑیاں لی گئی تھیں جن میں بسیں اور کوسٹر شامل تھیں جو ایک تو سٹاف کی pick and drop کے لیے، دوسرا جو اس میں کارڈ بنانے کے لیے سہولت دی جاتی ہے تو کوئی پر تعیش گاڑی نہیں خریدی گئی۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ۔ وزیر صاحب نے بہت اچھی بات کی کہ ہمارے وزرا تنخواہ نہیں لیتے اور parliamentarian بھی اتنے غریب ہیں۔ آپ کا آج کا جواب as a parliamentarian ہمارے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہ آپ غور سے سنیے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی سوال ہے؟

سینیٹر دنیش کمار: جی سوال ہے۔ سوال کا جواب آیا ہے، اس پر میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر صاحب آپ نے کہا کہ وزرا صاحبان 1500 cc گاڑی استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارے محکمے اور ہماری بیوروکریسی نے عوام کی سہولت کے لیے گاڑیاں لی ہیں تاکہ وہ operational مقاصد کے لیے جائیں اور سٹاف کو آنے لے جانے کے لیے گاڑیاں استعمال کریں۔ آپ نے پڑھا ہے کہ سٹاف کو لانے اور لے جانے کے لیے کون سی گاڑیاں رکھی گئی ہیں؟ میں پڑھ دیتا ہوں Toyota Hilux Revo ڈالا۔ میرا یہی سوال ہے کہ Toyota Hilux Revo جس کے لیے 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ کس کی pick & drop کے لیے ہے؟ اس کے علاوہ Honda Civic Oriel 1.5 کی تین گاڑیاں رکھی گئی ہیں جس کے لیے 2 کروڑ روپے مختص ہوئے۔ اس کے ساتھ Toyota Corolla Altis, 1.6, 1600 cc ہے، یہ 5 گاڑیاں رکھی گئی ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Question please.

سینیٹر دنیش کمار: سوال ہی تو کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ سوال نہیں ہے، یہ پڑھ رہے ہیں، یہ تو میرے سامنے بھی لکھا ہوا ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: یہ پڑھ کر ہی سوال کر رہا ہوں۔ یہ جو پر تعیش گاڑیاں ہیں، یہ کس کے pick & drop کے لیے رکھی گئی ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ بتادیں کہ یہ پر تعیش گاڑیاں کس کے لیے ہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں جو جواب میں بھی ہے۔ میرے خیال میں یہ جو 4x4 گاڑیاں ہیں، NADRA کے functions ایسے ہیں جو far-flung and hard areas میں جانے کے لیے ضروری ہیں، ظاہر ہے وہاں 4x4 کی ضرورت ہوتی ہے۔ افسران Honda Civic, naturally use کرتے ہوں گے اگر ان کی entitlement ہے۔ Entitlement ہے تو وہ لے کر آئے ہیں لیکن میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ

over the years ہمارے ان اداروں میں سے ہے جس نے کام کے حوالے سے NADRA
بہت محنت کی ہے۔ NADRA اپنے کام کے ساتھ ساتھ even exports میں بھی ہے۔
NADRA کے state of the art کام کی وجہ سے، دنیا کے کئی ممالک نے اپنا data
registration کا کام NADRA کو outsource کیا ہے یعنی اس کام کا ٹھیکہ NADRA نے
بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کرکے جیتا ہے۔ جو ان کی اچھی چیزیں ہیں، ان کو بھی ماننا پڑے گا۔ مثال کے
طور پر جو ان کا identification والا معاملہ ہے کہ اب ان کا facial identification کا
software آ گیا ہے جس سے چھوٹی وارداتوں اور street crimes میں بہت کمی آئی ہے۔
ان کی mobile services ہیں جیسے معذوری والے لوگوں کے لیے ان کے گھر تک چھوٹی مشین
لے کر motor bikers جاتے ہیں۔ اگر کوئی معذور ہے تو اس کی دہلیز پر جا کر اس کا سارا
process کرتے ہیں تو جہاں پر تنقید ہے، وہاں پر کچھ اچھی چیزیں بھی ہیں۔ میں اگلے روز
NADRA کے ہیڈ آفس میں کسی بریفنگ کے لیے گیا ہوا تھا، وہ سارا میں دیکھ کر آیا تو جو ادارے
ہمارے progress کر رہے ہیں، ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ وہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پاکستان
کے باہر بھی یہ services provide کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ڈاکٹر ہمایوں مہمند صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! شکریہ۔ میں سینیٹر دنیش کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے
سوال کروں گا کہ ہم کب تک عوام سے غلط بیانی کریں گے؟ یہ جو پہلی تین فہرستیں ہیں جن میں
Hilux اور دوسری گاڑیاں ہیں، یہ بالکل غلط بیانی ہے کہ دور دراز کے لیے 4x4 ہوتا ہے۔ حقیقت یہ
ہے کہ off-road کے لیے 4x4 ہوتا ہے۔ دور دراز کے لیے 4X4 نہیں ہوتا۔ اگر آپ off-
road جا رہے ہوں تو 4x4 ہوتا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ ہم لوگ کب تک اس
ملک میں اور اس پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر intellectual dishonesty کرتے رہیں
گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کب تک کرتے رہیں گے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ماشاء اللہ، معزز رکن expert ہیں گاڑیوں کے بھی، بالوں اور
skin کے بھی اور ساری چیزوں کے۔ کاش میرے پاس اتنے علوم ہوتے تو میں بھی یہاں پر آپ کے

مقابل کھڑا ہوتا۔ میری understanding تو یہ ہے کہ پاکستان میں دو صوبوں بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں کم از کم ایسے علاقے ضرور ہیں جہاں کار کے ذریعے رسائی نہیں ہوتی۔ میں defend نہیں کر رہا، میں نے صرف یہ کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ 4x4 انہوں نے ایسے علاقوں تک رسائی کے لیے رکھی ہوں جن علاقوں میں ویسے نہیں جایا جاتا۔ بہت ساری حکومتی agencies, 4x4 استعمال کرتی ہیں۔ اب پولیس بھی استعمال کرتی ہے، اور بھی بہت ساری agencies استعمال کرتی ہیں۔ یہ وضاحت دینے پر اگر آپ کا دل دکھا ہے تو اس وجہ سے میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر مندوخیل صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: وزیر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ NADRA کے centres بنانے کا طریقہ کار کیا ہے؟ کیا یہ centres آبادی کے حساب سے بنتے ہیں یا ان کی کوئی ایک specific جگہ ہوتی ہے، اس کے مطابق بنتے ہیں؟ اگر یہ آبادی کے حساب سے بنتے ہیں تو وہ آبادی بتائی جائے کہ کتنی آبادی کے لیے ایک centre بنتا ہے؟ ایک mega-centre کتنی آبادی کے لیے بنتا ہے اور اس کے چھوٹے centres کتنی آبادی کے حساب سے بنتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو بلوچستان میں اس وقت کتنے centres بنے ہوئے ہیں اور بلوچستان کے ساتھ ساتھ خیبر پختونخوا اور interior سندھ اور interior پنجاب میں کتنے centres ہیں اور کتنے functional ہیں؟ مزید ہمیں کتنے centres کی ضرورت ہے اور وہ centres کب تک بنیں گے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس سوال کی نوعیت تقاضا کرتی ہے کہ اس کے لیے اگر ایک fresh سوال داخل کر دیا جائے کیونکہ یہ شاید off the cuff چیئر مین NADRA خود بھی نہ بتا سکیں کہ کہاں کہاں پر کتنے centres اس وقت موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑا network ہے۔ آپ نے specific چار چیزیں پوچھی ہیں تو اگر آپ یہ سوال داخل کر دیں تو اس کا جواب آئے گا اور زیادہ مستند جواب ہوگا، اس میں تک بازی نہیں ہوگی۔ مجھے یہ اندازہ ضرور ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر کوشش کی گئی ہے کہ ہر یونین کونسل میں NADRA کا دفتر ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مندوخیل صاحب! ابھی آپ نے جو بات پوچھی ہے، اس کے متعلق ایک specific question جمع کروادیں تاکہ آپ کو اس کی پوری information مل جائے۔

This House welcomes the 35 students and its faculty members from Quaid-e-Azam Public School and College, Nowshera who are sitting in the visitors' gallery. We welcome you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ۔

سینیٹر قراۃالعین مری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال یہ ہے just for clarification کیونکہ بہت سارے paragraphs ہیں تو just to be clear کہ 12 میں سے 7 جو chairs or membership ہے، اس میں 7 vacant ہیں۔ So out of 12 members, PEMRA only has 5 members, right now?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میڈم! آپ کا ایک سوال نمبر 20 ہے جس کا جواب نہیں آیا۔ آپ ویسے ٹھیک ہیں کہ اس کو آپ نے خود ہی skip کر دیا اور آگے نکل گئیں۔

سینیٹر قراۃالعین مری: معذرت، میں سوال نمبر ۲۱ پر چلی گئی تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے ٹھیک کیا، اس کا تو reply نہیں آیا۔ ابھی ہم سوال نمبر ۲۱ پر ہیں۔

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: We can go to Question No. 20 because if the reply has not come which is regarding Sex Offenders Register. It is a very important point. I mean I understand the Minister is not here. He is a very busy man but you may respond.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے پارلیمانی امور): میں بھی Sex Offenders Register پر کام کر تا رہا ہوں کیونکہ اس کی ایک focal Ministry, Ministry of Law and Justice بھی ہے۔ اس میں آپ نے privacy کے حوالے سے کہا۔ یہ بالکل احتیاط کی گئی ہے۔ جو rules بنائے گئے ہیں، ان میں بھی یہ رکھا گیا ہے کہ صرف data access

National Police Bureau کے پاس ہے۔ یہ public نہیں ہےاور ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ یہ ایک ایسا، ٹھیک ہےstigma ہےاسی وجہ سے، لیکن یہ بنایا گیا تحفظ دینے کے لیے کہ اگر کوئی شخص بار بار اسی جرم میں جیل میں جارہاہے یا وہ کسی criminal case میں book ہوتا ہےاور وہ repeat کرتا ہے۔ دنیا کے بہت سارے ممالک نے یہ database maintain کیا ہے۔ Now it is all electronic and it is being maintained by National Police Bureau and every effort has been made کہ privacy compromise نہ ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: معزز وزیر صاحب! مجھے بتایا جارہا ہے کہ وزارت کا reply صبح ساڑھے نو بجے آیا ہے، incorporate نہیں ہوسکا تو اس کو کسی next rota day پر لگا لیں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں نے اس پر بریفنگ لے لی تھی، وہ لوگ صبح آئے ہوئے تھے۔ جناب! اس matter کا مجھے خود بھی پتا ہے، وزارت قانون وانصاف بھی اس پر کام کرتی ہے۔ جواب یہی ہے، اگر Madam satisfy ہیں تو this may be taken as read.

سینیٹر قراۃ العین مری: جب ایک جواب لکھت میں آجاتا ہے تو اس پر ضمنی سوال کرنا کافی آسان ہوتا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بڑی جائز بات ہے۔

Mr. Presiding Officer: OK, you are right. Next question is also in your name Senator Qurat-Ul-Ain Marri Sahiba.

*Question No. 21 Senator Quratulain Marri: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that various position of Members in PEMRA are currently lying vacant, if so, the reasons thereof, indicating the steps being taken to fill such positions alongwith

expected time by which said positions will be filled; and

(b) whether it is also a fact that due to said vacant positions the overall regulatory functions and decision making in PEMRA is affecting its performance, if so, the details thereof?

Mr. Attaullah Tarar: (a) It is submitted that section 6 (1), (3), 4 and (4A) of PEMRA Ordinance 2002 as amended by PEMRA (Amendment) Act 2023, provides criteria for the appointment of Members representing provinces in the Authority, excerpt of law is reproduced below:

"Section 6. Members of Authority

(1) The Authority shall consist of a Chairman and twelve members to be appointed by the President of Pakistan;

(2) Out of [twelve] members one shall be appointed by the Federal Government on full time basis and five shall be eminent citizens chosen to ensure representation of all provinces with expertise in one or more of the following fields: media, law, human rights, and social service of the five members from the general public, two members shall be women.

(3) Secretary, Ministry of Information and Broadcasting, Secretary, Interior Division, Chairman Pakistan Telecommunication Authority and Chairman, Central Board of Revenue, shall be the *ex officio* members.

(4A) The remaining two members shall, by the division to which business of this Ordinance stands allocated, be appointed on need basis on

recommendations of the Chairman and shall be non-voting honorary members, one from broadcasters and one from Pakistan Federal Union of Journalists (PFUJ)."

At present, Chairman, Executive Member (Full Time Member) and four *Ex-Officio* Members representing Ministry of Information and Broadcasting, Ministry of Interior, Chairman Pakistan Telecommunication Authority and Chairman Federal Board of Revenue are present. Remaining seven (07) positions representing Punjab, Sindh, Khyber Pakhtunkhwa, Balochistan, Federal Capital and two members on need basis representing broadcasters and Pakistan Federal Union of Journalists (PFUJ) are vacant.

PEMRA has forwarded letters to Ministry of Information and Broadcasting for appointment of members on above referred vacant positions. Dates of letters are 22nd October, 2024, 24th September, 2024, 1st July, 2024, 1st January, 2023 and 6th December, 2022. The Ministry of Information & Broadcasting has moved a Summary to Prime Minister for appointment of Members of Authority on 11th October, 2024.

(b) Section 8 of PEMRA Ordinance 2002 as amended by PEMRA (Amendment) Act 2023 provides the meetings of the Authority, excerpt of law is reproduced below:

“Section 8. Meetings of the Authority, etc.

(1) The Chairman or, in his absence, the member elected by the members for the purpose, shall preside at a meeting of the Authority.

(2) One-third of the total members shall constitute a quorum for meetings of the Authority requiring a decision by the Authority.

(3) The members shall have reasonable notice of the time and place of the meeting and the matters on which a decision by the Authority shall be taken in such meeting.

3(A) Meetings of the Authority may also take place through modern devices including but not limited to video link; and

(4) The decisions of the Authority shall be taken by the majority of its members present, and in case of a tie, the member presiding a meeting shall have a casting vote.

(5) All orders, determinations and decisions of the Authority shall be taken in writing."

As stated in Section 8 of PEMRA Amendment Act, 2023, one-third of the total members shall constitute a quorum for meetings of the Authority requiring a decision of the Authority. In absence of the quorum, Authority meetings cannot be convened which hampers working of the Authority and enforcement of regulatory framework.

Mr. Presiding Officer: Is there any supplementary?

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: Again Minister is not here, so I guess the Law Minister is answering today. Is it a fact that out of 12 members of PEMRA Board seven seats are vacant because that was the calculation that I got

مگر اتنے سارے paragraphs میں کبھی کبھی چیز گم ہو جاتی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: گنتی کی کمی ہے، 6 ممبرز کام کر رہے ہیں اور 6 کی وجہ سے کورم پورا ہے،اس لیےوہ authority dysfunctional نہیں ہے۔ باقی چھ کی head hunting, جو طریقہ کار ہوتا ہےوہ سارا process ہو چکا ہے and it is now in the pipeline. Hopefully وہ بھی ہو جائیں گے۔ Lowdowns آتے ہیں،ایک competitive process ہے،اس میں سے گزرنا ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ وہ بھی ہو جائے گا۔

سینیٹر قراۃالعین مری: یہاں لکھا ہے کہ remaining 7 positions are vacant, 6 نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ 7 لکھا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: نہیں، میرے خیال میں ایک *ex-officio* کی انہیں confusion تھی۔ جو میں بریفنگ لے کر آیا ہے، 12 میں سے 6 اگر وہ پانچ بھی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اتھارٹی کا کورم ہو جاتا ہے۔

سینیٹر قراۃالعین مری: کورم ہو جاتا ہے۔ ہمارا تو purpose یہی ہوتا ہے کہ کورم ہو جائے، باقی کام ہوں، نہ ہوں، کورم ہو جائے۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ کب سے خالی ہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ کہتے ہیں کہ پونے دو سال سے، یہ نہیں کہ ساری پونے دو سال سے خالی ہیں، یہ for a fix period time to time appoint ہوتے ہیں،اکٹھی نہیں بنتیں، دو گئے اور دو آئے، تین گئے اور تین آئے۔ یہ پونے دو سال میں مختلف اوقات میں کچھ fill بھی ہوئی ہیں لیکن جو net result ہے وہ آپ کے سامنے رکھا گیا ہے۔

سینیٹر قراۃالعین مری: وزیر صاحب! آپ یہ بتا رہے ہیں کہ PEMRA میں ہر صوبے سے representation missing ہے؟ ہر صوبہ، سندھ، پنجاب، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور اسلام آباد۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وفاق سمیت، یہی بات میں نے انہیں کہی ہے،وہ کہتے ہیں کہ nominations کے لیے جو panels بنتے ہیں،ان میں وہ صوبائی حکومتوں سے بھی رائے لیتے ہیں۔ وہ panels final ہو کر process is to be completed soon. میں اس position میں نہیں ہوں لیکن میں انہیں کہتا ہوں کہ اسے اور expedite کریں۔

Mr. Presiding Officer: Next supplementary question Danesh Kumar Sahib.

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! محترمہ نے بہت اچھا سوال کیا۔ وزیر صاحب! آپ نے کہا کہ کورم پورا ہے اور decisions ہو رہے ہیں۔ کیا یہ صوبوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہے کہ صوبوں سے کوئی ممبران نہیں ہیں اور نمائندگی نہ ہونے کی وجہ سے صوبے کسی چیز سے متفق نہیں ہیں، جو decisions ہو رہے ہیں ان کی کیا value ہوگی ؟ اس پر آپ فرمائیں۔ کب تک صوبوں کی نمائندگی اس میں ہوگی تاکہ صوبوں کا بھی ان چیزوں میں feedback آسکے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: کسی scheme کے تحت تو یہ خالی نہیں ہیں، Islamabad Capital Territory کی seat پر بھی appointment ہو رہی ہے۔ قانون میں کوئی ایسی قدغن نہیں ہوتی کہ اگر کسی ایک صوبے سے یا Federal Capital سے یا وفاقی حکومت کے نمائندے نہیں ہیں تو وہ فیصلے ٹھیک نہیں ہوں گے۔ میں نے جیسے عرض کیا کہ authority functional ہے، جب functional ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا کورم پورا ہے۔ جب کورم پورا ہوگا تو legal impediment نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی irregularity ہے کہ وہ فیصلے درست نہیں ہیں، ہاں، اتھارٹی میں اگر 12 لکھے ہوئے ہیں تو دس ہوں، گیارہ ہوں تو سمجھ آتی ہے لیکن اگر آدھی تعداد نہیں ہے تو یہ بات درست نہیں۔ اسی لیے انہوں نے بتایا کہ یہ process ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ العزیز مکمل ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: معزز سینیٹر شہادت اعوان صاحب! آپ کا ضمنی سوال ہے یا آپ اپنے سوال پر ہیں؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! میری گزارش ہے کہ میرے دو بڑے اہم سوال ہیں، ان کو defer کر دیں۔

Mr. Presiding Officer: Questions No. 23 and 24 are deferred. Now we come to Question No. 25, Senator Qurat-ul-ain Marri Sahiba.

اس کا بھی reply نہیں آیا ہے۔

سینیٹر قراۃ العین مری: اب میں کیا کہوں جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر۲۵ کو defer کرتے ہیں،اس کا reply in detail منگوائیں۔ سوال نمبر۲۶، سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔خانزادہ صاحب! ایک سیکنڈ۔جی۔

سینیٹر شہادت اعوان: اگر وقت ہے تو میرا سوال نمبر ۲۳ لیناچاہیں تو لے لیں، بڑا اہم سوال ہے،اس لیے میں نے کہاکہ defer کردیں،چونکہ آپ continue کررہے ہیں تو مہربانی کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب خانزادہ صاحب کاسوال لے لیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب وقت بھی پورا ہورہاہے۔جی خانزادہ صاحب۔

*Question No. 26 Senator Zeeshan Khan Zada: Will the Minister for Railways be pleased to state whether there are ongoing Railways projects in Khyber Pakhtunkhwa, if so, the project wise details thereof, indicating also the budget allocated and period of completion?

Minister for Railways: The ongoing Railways Projects in Khyber Pakhtunkhwa, are as under:

(Rs million)

S/#	Project	Estimated cost	Budget 2024-25	Completion Period
1	Acquisition of Land for Rail Connectivity with Afghanistan from Kohat (Zero Point) to Kharlachi (km: 192.00) via Thall Parachinar	15,677	200	2 years

Construction of new Rail Link and Stations on Kohat to Kharlachi will be carried out through PPP mode. In this regard MOU has already been signed on 08.11.2024 with Abu Dhabi (AD) Port company of UAE. This will pave the way for linking Pakistan with Central Asian Republics via Afghanistan (through UAP Rail Link Project).

Other on-going projects spread over PR network that will also benefit province of Khyber Pakhtunkhwa are as following:-

(Rs million)

S/#	Project	Estimated cost	Budget 2024-25	Completion Period
1	Procurement/Manufacture of 820 High Capacity Bogie Freight Wagons and 230 Passenger Coaches	31,194	6,157	3 years
2	Special Repair of 100 Nos. Diesel Electric Locomotives for Improving the Reliability/ Availability of Running Locomotives.	8,000	600	3 years
3	Establishment of PMU for Enterprise Resource Planning (ERP) implementation (to digitize finance, Human Resources & Assets/Material Management)	1,698	300	2 years

Mr. Presiding Officer: Is there any supplementary?

سینیٹر ذیشان خانزادہ: شکریہ، جناب چیئرمین! سوال یہ تھا کہ خیبر پختونخوا میں ریلوے کے کچھ on-going projects ہیں۔ جواب میں بتایاگیاہے کہ ایک project کی land acquisition ہو رہی ہے، وہ ہے rail connectivity with Afghanistan from Kohat to Kharlachi via Thall Parachinar. اس land acquisition کی estimated cost تقریباً 15 ارب روپے بتائی گئی ہے۔ اس سال کے لیے صرف 200 million مختص کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ منصوبہ دو سال میں مکمل ہو جائے گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا project ہے، اس کی land acquisition کب start ہوئی تھی، اس کا actual plan کیا ہے؟ اس کے لیے اتنے کم پیسے کیوں دیے گئے ہیں؟

اس میں میرا ایک اور سوال بھی بنے گا کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ land acquisition کے بعد پھر rail network کی construction بھی ہو گی اور وہ PPP mode کے ذریعے ہو گی۔ وہ کب ہو گی اور اس میں حکومت کا کیا share ہو گا؟ اگر آپ پورے project کے بارے میں بتا دیں کیونکہ اس connectivity کا مقصد یہ ہے کہ افغانستان کے

ذریعے Central Asian States کو trade, commerce کے لیے connect کرنا ہے۔ اتنی اچھی چیز ہے۔ اس کے لیے ہمارے پاس کیا planning ہے؟ اس کی actual position بتادیا جائے تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جواب میں بھی تفصیلات دی گئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ECNEC کی Executive Committee کا recently 25th November, 2024 کو اجلاس ہوا ہے۔ 192 کلومیٹر کے اس project کی اجازت دی گئی ہے، منظوری ہو گئی ہے۔ آپ نے ٹھیک کہا کہ پونے سولہ بلین ہے اور land acquisition دو سال تک جاری رہے گی۔ اس مد میں ابھی دو سو ملین دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ PPP mode میں جارہا ہے اور Abu Dhabi Ports کے ساتھ ایک MoU بھی ہوا ہے۔ جیسے آپ نے کہا کہ اس project کا ایک international angle ہے تو وہ ممالک بھی interested ہیں کہ Central Asia کی تجارت براستہ افغانستان اور پاکستان بندرگاہوں تک پہنچے۔ ان میں کراچی اور گوادر ہیں اور پھر مشرق وسطیٰ کے دیگر کونوں تک پہنچے۔ اس حوالے سے آئے دن special meetings بھی ہوئی ہیں۔.I have been part of those meetings حکومت، ہم اس میں بالکل convinced بھی ہیں اور eager ہیں کہ ایسے projects دیے جائیں، یہ پوری سنجیدگی کے ساتھ ہورہا ہے۔ جو تھوڑی amount ہے کیونکہ ابھی نومبر میں اس کی منظوری آئی ہے تو میرے خیال میں remaining time کے لیے کیا گیا لیکن اس میں technical supplementary بھی آتی رہتی ہیں اگر demand بڑھ جائے، وہ پروجیکٹ demand کرتا ہے تو اس کو دے دیا جاتا ہے اور باقی تفصیلات اس میں دے دی گئی ہیں۔ بالکل اس میں گورنمنٹ کی clarity ہے کہ ہم نے اگر آگے بڑھنا ہے تو یہ ساری چیزیں ضروری ہیں، جیسے سی پیک کی وجہ سے connectivity میں بہتری آئی ہے۔ ہم نے Central Asian States کو بھی connect کرنے کے لیے ریل اور روڈ کے دونوں projects کرنے ہوں گے۔ acquiring agency ہے اختیار اسی کا ہوتا ہے، ریلوے کے اپنے laws ہیں ان کے

تحت یہ land acquire ہوتی ہے اور جیسے این ایچ اے ہے وہ اپنے لیے خود acquire کرتی ہے لیکن جو laws ہیں وہ 45 laws ہیں وہ اپلائی کریں گے اس پر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرے پاس جان محمد بلیدی صاحب کا question ہے یا آپ کا کوئی supplementary ہے۔آپ supplementary کرنا چاہتے ہیں یا کچھ اور بات ہے۔ اچھا ٹھیک ہے۔ سینیٹر مندوخیل صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب چیئرمین! Ministry of Railway سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک نئے Alignment کی بات کر رہے ہیں کہ کے پی کو افغانستان سے connect کرنے کی جبکہ ہمارے پاس already ایک structure موجود ہے بلوچستان میں کوئٹہ چمن ریلوے ٹریک باقاعدہ اس وقت operational بھی ہے اور افغانستان سے connected بھی ہے۔ کیا ریلوے اس پروجیکٹ کو جس پروجیکٹ پر، kindly منسٹر صاحب اگر آپ مجھے سن لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: اگر یہاں ریلوے کے وزیر صاحب ہوتے تو غالباً زیادہ سود مند ہوتے کیونکہ ہمارے وزیر صاحب پر پہلے ہی اتنا بوجھ ہے الحمدللہ تمام ministers کا جواب یہ خود دیتے ہیں تو اگر اس سے relevant ریلوے کے وزیر موجود ہوتے تو ان سے سوال کرنا میرے لیے بھی آسان ہوتا، اور ان کے لیے بھی جواب دینا آسان ہو جاتا۔ میرا سوال منسٹر صاحب سے ہے، منسٹر صاحب kindly اگر آپ مجھے سن لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ سن رہے ہیں آپ کو۔

سینیٹر بلال احمد خان: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ریلوے منسٹری جو ہے وہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ایک نئی alignment ڈال رہے ہیں Central Asian Countries سے connectivity کے لیے جبکہ ہمارے پاس پہلے ہی اس connectivity کے لیے بلوچستان میں ایک infrastructure موجود ہے اور اس پر ریلوے کا ایک ٹریک موجود ہے اس پر ریلوے کی ٹرینیں چل رہی ہیں کوئٹہ سے چمن تک اور کوئٹہ سے تفتان تک اور کوئٹہ سے گوادر تک جو expected new alignment ہے کوئٹہ سے کراچی پہلے ہی ہمارا جو کراچی پورٹ ہے

وہ میرے خیال میں یہ جو نئی Alignment ہے اس سے زیادہ قریب اور اس سے زیادہ feasible بنتی ہے۔ تو جو investment and payment اس وقت گورنمنٹ آف پاکستان اس پر لگا رہی ہے new alignment پر، یہ پیسے اگر اس موجودہ سسٹم پر لگا کر اس کو update کیا جائے اور اسے فوراً استعمال کے قابل بنا کر Central Asian Countries کے ساتھ connect کیا جائے، تو چار سال کے بجائے غالباً ایک سال کے اندر ہمیں اس سے آمدن شروع ہو سکتی ہے۔ اس آمدن سے ہم نئے ٹریک اور new alignment کو complete کر سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پی پی ایل موڈ پر یہ کام کر رہا ہے تو اس پی پی ایل موڈ پر گورنمنٹ آف پاکستان Land Acquisition کے لیے جو amount لگا رہی ہے کیا یہ وہ اس Joint Venture یا پی پی ایل موڈ والے پارٹی سے اس کی investment کروائیں گے یا اپنے ہی اکاؤنٹ سے یہ پیسے ادا کریں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سوال کا جواب تو یہ ہے کہ ریلوے ایک independent entity ہے جو کہ اپنا جس طرح ہمارے پاس اور entities ہیں تو وہ اپنے وسائل سے بھی کام کرتے ہیں اور کچھ انہیں حکومتی grants بھی جاتی ہیں۔ پاکستان ریلوے کا جو سارا کام ہے کیونکہ وہ ایک تو transport کا کاروبار کرتے ہیں، دوسری بات آپ نے کہی کہ افغانستان کے ساتھ already infrastructure سے connectivity point of view available ہے۔ مندوخیل صاحب ہر پروجیکٹ کے اپنے contours ہوتے ہیں اس کی اپنی demands ہوتی ہیں۔ اس میں جو ہمارے strategic partners ہوں گے Central Asian States وہ کہاں پر آ کر افغانستان میں لائن چھوڑ رہے ہیں اور افغان گورنمنٹ جو ہے وہ لائن کہاں سے آپ کو connect کرواتے ہیں۔ تو یہ ساری feasibilities دیکھنے کے بعد experts کی committee, ECNEC بھی اسی لیے ہے جس میں ساری نمائندگیاں ہیں ہر طرح کے لوگوں کی تو یہ سارا سوچ بچار کے بعد ہوتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس کو بغیر سوچے سمجھے اس طرح کے بڑے Mega Projects جو ہیں وہ conceive کر دیے جاتے ہیں۔ یہ جو تفصیل اس کی دی گئی ہے وہ آپ نے پڑھی ہو گی کہ یہ

کوہاٹ zero point سے خرلاچی اس کا دیا گیا ہے جو کہ براستہ ٹھل، پارہ چنار، صوبہ خیبر پختونخوا سے آگے connectivity کو through کرے گا۔ تو آپ کی جو تجاویز ہیں ان کے نمائندے موجود ہیں already شاید انہیں معلوم بھی ہو، میں بھی ان تک پہنچاؤں گا آپ نے جو بات کی ہے ،ان شاء اللہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Question Hour is over,[1] and Question No. 20 and 25

ان دونوں کی جو replies ہمیں آئے ہیں آج سیکرٹریٹ کو ملے ہیں وہ ساڑھے نو بجے صبح ملے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پرنٹ نہیں ہو سکے تو جو بھی relevant authority ہے وہ kindly Ministries کو convey کریں کہ وہ مناسب وقت پر جواب دیا کریں، میرے خیال میں پندرہ بیس دن کا نوٹس ہوتا ہے ان کے پاس، عین آخری لمحے پر جب جواب آتے ہیں تو وہ incorporate نہیں ہو سکتے ہیں دقت ہوتی ہے تو اس چیز کا خیال رکھا جائے۔

*Question No. 20 Senator Qurat Ul Aain Marri: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether any data protection and privacy measures are in place to prevent misuse of information within the National Sex Offenders Register, launched on November 05, 2024, if so, the details thereof; and

(b) the details of authorized institutions and personnel having access to said sensitive information along with the penalties for unauthorized access or misuse of said register?

Reply not received.

*Question No. 23 Senator Shahadat Awan: Will the Minister for Interior be pleased to state the status of the

---

[1] *[The question hour is over. The remaining questions and their printed replies are placed on the table of the House taken as read]*

Case / FIR lodged with FIA on 08-01-2020 regarding the stolen foreign currencies amounting to Rs. 140.00 million from the field office of FBR at Lahore along with details of recovery of the said property and action taken against the custodian / official(s)?

Syed Mohsin Raza Naqvi: The case FIR No 03/2020 dated 08-01-2020 was registered at FIA Anti -Corruption Circle Lahore against.

1. Khalid Pervaiz Bhutta, then Inspector Customs.
2. Muhammad Yousaf, Ex-Superintendent Customs.

Both the accused persons are on pre arrest bail.

- The case is under trial in the Court of Special Judge Central-III, Lahore. Next date of hearing is 29-01-2025.
- Rs 2.3 million were recovered during the course of investigation.
- Detail is attached as (Annex-A).

Annexure-A

Case FIR No. 03/2020 Dated: 08.01.2020

U/s: 409 -PPC, R/W 5(2)47PCA

Zone: LAHORE CIRCLE: FIA ACC,

1.	Name / Address / Contact No of Complainant	Mehmood Saeed, Superintendent Custom, MCC, (Preventative) Custom House, Lahore. CNIC No. 35202-9045637-3, Cell No. 0300-8465334
2.	Investigation Officer	Rana M. Faisal Munir Khan, Assistant Director Under Supervision of Mubashar Ahmad Tirmizi the then Assistant Director
3.	Name / Address / Department / Contact No of Accused person with present status	i. Khalid Parveez Bhutta s/o Muhammad Ismail r/o House No 221-F-II, Block H no 11, Shala Hills, Johar Town, Lahore. Posted as: Inspector Custom, Current Incharge / Custodian of State Ware House of Value-able Godown, Custom House Lahore. **(on Post Arrest bail granted by SJC-I, Lahore on statutory grounds on 22.07.2022)** ii. Muhammad Yousaf s/o M. Idrees Khan r/o H # 105, Block 11, Sector B-1, Township Lahore. Ex. Superintendent / Custodian of State Ware House of Value-able Godown, Custom House Lahore. **(on post arrest bail granted by the Honorable Lahore High Court, Lahore on 01.07.2021).**
4.	Gist of Allegation with amount	Accused persons being custodian of state ware house of Custom, Nabha Road, Lahore found involved in misappropriation of foreign and Pakistani currency amounting of Rs. 141,052,284/- (as per rate on 09.01.2020) from valuable Ware House Custom Godown, MCC Lahore.
5.	Proceedings /Recovery	• Statements u/s 161 Cr. PC. • Relevant record was collected from Customs Collectorate, Lahore through seizure memos. • Forensic of mobile phones of the accused persons was carried out from FIA CCRC Lahore but no evidence surfaced. • Bank record and property details from concerned quarters were also requisitioned but nothing tangible thing came to fore. • Their assets Performas were also scrutinized. • Lower staff appointed at that time was also investigated. • The time span of this occurrence is 2012 to 2019 and Case FIR No. 881/2019 was registered on 16.12.2019 in local police PS Anarkali Lahore by Customs Lahore. • Thereafter, the said investigation was transferred to FIA Lahore and the subject case No. 03/2020 was registered in FIA ACC Lahore on 08.01.2020. • The above mentioned both accused persons were already

		on Pre-Arrest Bails from the Competent Court of Jurisdiction in local police Case FIR No. 881/2019. • Therefore, after registration of the case of FIA, the Competent Court continued and maintained their Pre-Arrest bails as the occurrence was same but there was only addition of section of Laws. • It took almost 1 year in decision of Pre-Arrest bails of the above-mentioned accused persons by the Competent Court of Jurisdiction. This prolonged period of their Pre-Arrest bail was also hindered the recovery. • Stock staking of Valuable Godown of State Ware House, Customs Lahore was conducted first time in 2018. This was also one of the main cause of this occurrence. • In addition to that confiscated currency had been kept in Valuable Godown of State Ware House Customs Lahore since 2012 rather it must be deposited in State Bank Treasury. • Accused Kahlid Pervaiz took the charge of State Ware House Customs Lahore including valuable Godown without due diligence in 2019 from accused Yousaf Khan. • 0.3 million was recovered on pointation of accused Khalid Pervaiz Inspector while a draft of Bank Alfalah having value of 2 million in favor of Customs Lahore was also traced out during investigation. • By keeping in view, the above-mentioned facts along with long time span of this occurrence, the recovery of only 2.3 million PKR was done.
6.	**Current Status.**	• Challan has been submitted in the Competent Court of Jurisdiction. • Charge has already been framed against the following accused persons. (i) Khalid Parvaiz, Inspector Custom, Incharge / Custodian of State Ware House of Customs. (ii) Muhammad Yousaf Khan, Ex. Superintendent, Incharge / Custodian of State Ware House of Customs. • Case is under trial in the Honorable Special Judge Central-III, Lahore

*Question No. 24 Senator Shahadat Awan: Will the Minister for Interior be pleased to state the regulation or SOPs devised for plantation and cutting of tress in the Islamabad Capital Authority Territory?

Syed Mohsin Raza Naqvi: As far as plantation in Islamabad is concerned, CDA has mandate of development which includes the landscape development and planting as well. Large green belts have been

provided in Master plan of the city. Besides these green belts plantation designs are also extended to the streets. All sectors have been designed with community parks. Islamabad is also blessed to have a National park at its doorstep. CDA carries out plantation twice during the year. These plantations are further protected from illicit cutting through stringent legislation like Landscape Act, 1967 and Forest Act, 1927. Due to the efforts of CDA Islamabad is one of the greenest cities of the world. As far as cutting of trees is concerned, it is allowed only during execution of Mega Projects with conditions that the trees being cut would be replaced with three times.

*Question No. 25 Senator Qurat Ul Aain Marri: Will the Minister for Interior be pleased to state

(a) whether it is a fact that law enforcement agencies and civilians have sustained injuries and casualties during recent protest of a political party in Islamabad, if so, the details thereof; and

(b) whether any legal proceedings have been initiated against inciters who endangered lives of civilians and security personnel, if so, the details thereof?

Reply not received.

(Un-Starred Questions and their replies)

(Def.) Question No. 3 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state whether any action has been taken against those hotels situated on Faizabad-Islamabad Club Road who have established parking areas on green belts during the last one year, if so, the details thereof?

Syed Mohsin Raza Naqvi: It is clarified that total 10 Nos. hotels located at Murree Road had developed illegal parking in green areas. These illegal parking's have been demolished with the help of Enforcement Directorate, CDA on 06-08-2024. Challans for construction of illegal parking have also been filed in the court of Senior Special Magistrate, CDA for proceeding against all these hotels.

Question No. 3 Senator Muhammad Aslam Abro: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of persons working in the Narcotics Control Division, its attached departments, authorities, corporations, autonomous bodies, semi-bodies and organizations etc., at present with province wise break-up;

(b) the number of posts reserved for the quota of Sindh in the said Division, departments, authorities, corporations, autonomous bodies, semi-autonomous bodies, and organization etc. with grade wise breakup indicating also the number of persons belonging to Sindh presently working against the same; and

(c) the steps being taken by the Government to ensure compliance of provincial quota, particularly of the province of Sindh in those entities?

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) Number of persons presently working in the Ministry of Narcotics Control:

Sindh (R)	Sindh (U)	Punjab	KP	Balochistan	GB	Ex-FATA	AJK	Local (ICT)	Total
4	2	31	11	2	1	0	1	35	87

(b) Number of persons presently working in Anti-Narcotics Force:

Punjab	Sindh (R)	Sindh (U)	KP	Balochistan	AJK	Ex-FATA	GB	Total
1243	191	162	336	146	53	36	32	2199

(a) There are 5.5 posts reserved in the Ministry of Narcotics Control for the Sindh Quota. The details are at Annex-A.

(b) The details in respect of Anti-Narcotics Force is at Annex-B.

(c) Ministry of Narcotics Control and Anti-Narcotics Force have been complying with the provincial quota in letter and spirit. The provincial quota is already observed and implemented.

Annex-A

Ministry of Narcotics Control

S.No.	BPS	Total Authorized Posts (Appt quota)	Sindh (R) 11.4%		Sindh (U) 7.6 %	
			Authorized Quota	Held	Authorized Quota	Held
1	22	Filling of the said post fall under the purview of the Establishment Division				
2	20					
3	19					
4	17/18					
5	17					
6	17/19	-				
7	16/17	-				
8	16	1				
9	16	3	2	2	-	-
10	15/16	6	-	-	1	1
11	14	5	1	1	-	-
13	12	1	-	-	-	-
14	9	2	-	-	-	-
15	7	4	-	-	1	1
16	4/5/6/7	3	-	-	-	-
17	4	3	1	1	-	-
18	4	1	-	-	-	-
19	4	-	-	-	-	-
20	2	-	-	-	-	-
21	1	These posts are required to be filled on local basis				
22	1					
23	1					
24	1					
25	1					
Total		29	4	4	2	2

There are 29 posts on which Provincial quota have been implemented. 19% of Sindh's Quota on 29 posts comes to 5.5, and there are 4 + 2 = 6 persons are working against Sindh's quota.

(FARHAN AKHTAR)
Section Officer (Admn)

Annex-B

NO OF POSTS RESERVED FOR THE QUOTA OF SINDH - WITH GRADE WISE BREAKUP INDICATING THE NUMBER OF PERSONS BELONGING TO SINDH PRESENTLY WORKING

Ser	Grade / BPS	Total Auth Posts (Appt quota)	Sindh (R)		Sindh (U)	
			Auth Appt quota (11.4%)	Held	Auth Appt quota (7.6%)	Held
1.	19	0	Prom quota	1	Prom quota	1
2.	18	0	Prom quota	2	Prom quota	1
3.	17	69	8	14	5	4
4.	16	129	15	27	10	15
5.	14	128	15	14	10	10
6.	13	34	4	4	3	4
7.	11	176	20	12	13	15
8.	9	0	Prom quota	9	Prom quota	8
9.	7	1020	116	91	78	67
10.	4	Local Domicile Basis	Local Domicile Basis	8	Local Domicile Basis	9
11.	1/2			9		28
Total		1556	178	191	119	162

Question No. 4 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that maps of houses alongside Korang Nullah, Ghousul Azam Road towards Raja Ashraf Road Bani Gala have been approved by CDA, if so, the details of owners, moza, Khasra number and fee deposited during the last 5years?

Reply not received.

جناب چیئرمین: Leave Applications جی۔

Leave of Absence

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر شاہ زیب درانی نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 343 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 22,25 and 29th اکتوبر اور یکم نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر مولانا عبدالواسع نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اجلاس کے دوران مورخہ 25 اکتوبر تا یکم نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر بشریٰ انجم بٹ صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزستہ 343 ویں اجلاس کے دوران مورخہ یکم نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سرمد علی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اجلاس کے دوران مورخہ یکم نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید محسن رضا نقوی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سعید احمد ہاشمی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 343 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 22,28 and 29 اکتوبر اور یکم نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دوستین خان ڈومکی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 and 13 دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر راحت جمالی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 11تا20 دسمبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 11تا13 دسمبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Thank you, now we come to the regular Agenda, there are certain reports to be laid, Senator Sherry Rehman Sahiba.

Presentation of report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination on [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024]

Senator Sherry Rehman: I, Chairperson, Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination, present report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora Act, 2012 [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024],

introduced by Senator Shahadat Awan on 2nd September, 2024. Thank you.

(At this stage, Mr. Chairman, Syed Yousaf Raza Gilani presided over the proceedings of the House)

Mr. Chairman: Order No. 4, Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, may move Order No. 04.

<u>Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2022] (Amendment of Article 62)</u>

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Sir, I Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice present report of the Committee on a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment)Bill, 2022] (Amendment of Article 62), introduced by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan on 3rd October, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.05, Senator Abdul Shakoor Khan, Chairman, Functional Committee on Government Assurances, may move Order No. 05.

<u>Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding the construction of Korang Bridge underpass on Islamabad Expressway</u>

سینیٹر عبدالشکور خان: میں سینیٹر عبدالشکور خان، چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے حکومتی یقین دہانیاں، سینیٹر فوزیہ ارشد کی جانب سے 18 اگست 2022 کو سینیٹ کے منعقدہ اجلاس میں پوچھے گئے سوال، جس کا تعلق اسلام آباد ایکسپریس وے پر کورنگ برج انڈر پاس کی تعمیر سے ہے، پر وزیر برائے داخلہ کی جانب سے دی گئی یقین دہانی پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.06, Senator Abdul Shakoor Khan, Chairman, Functional Committee on Government Assurances, may move Order No. 06.

Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding the repair/reconstruction of Ayub Bridge in Havelian, District Abbottabad on N-35 Highway

سینیٹر عبدالشکور خان: : میں سینیٹر عبدالشکور خان، چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے حکومتی یقین دہانیاں، سینیٹر کامران مرتضیٰ کی جانب سے 8 فروری 2022, کو سینیٹ کے منعقدہ اجلاس میں پوچھے گئے سوال، جس کا تعلق این 35 شاہراہ پر ضلع ایبٹ آباد، حویلیاں میں ایوب پل کی مرمت/ تعمیر سے ہے، پر وزیر برائے مواصلات کی جانب سے دی گئی یقین دہانی پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.07, Senator Abdul Shakoor Khan, Chairman, Functional Committee on Government Assurances, may move Order No. 07.

Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding the present status of work on the project for converting the land leased out to Army Heritage Foundation (AHF) in Chaklala Cantonment Board, adjacent to Al-Shifa Trust Eye Hospital, Rawalpindi into an entertainment park for general public.

سینیٹر عبدالشکور خان: : میں سینیٹر عبدالشکور خان، چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے حکومتی یقین دہانیاں، سابقہ سینیٹر چوہدری تنویر خان کی جانب سے 10 جنوری 2020 کو سینیٹ کے منعقدہ اجلاس میں پوچھے گئے سوال، جس کا تعلق الشفاء ٹرسٹ آئی ہسپتال، راولپنڈی سے متصل چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ میں آرمی ہیریٹیج فاؤنڈیشن (اے ایچ ایف) کو لیز پر دی گئی اراضی کو عوام الناس کے لیے تفریحی

پارک میں تبدیل کرنے کے منصوبے پر کام کی موجودہ صورت حال سے متعلق ہے، پر وزیر برائے دفاع کی جانب سے دی گئی یقین دہانی، پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.08, Senator Abdul Shakoor Khan, Chairman, Functional Committee on Government Assurances, may move Order No. 08.

Presentation of Report of the Functional Committee on Government Assurances regarding rehabilitation of the existing 132KV transmission line from Hub Chowki to Vinder and 66KV transmission line from Vinder to Bela Grid

سینیٹر عبدالشکور خان: : میں سینیٹر عبدالشکور خان، چیئرمین فنکشنل کمیٹی برائے حکومتی یقین دہانیاں، سینیٹر محمد قاسم کی جانب سے 24 مئی 2022 کو سینیٹ کے منعقدہ اجلاس میں پوچھے گئے سوال، جس کا تعلق حب چوکی تاونڈر تک موجود 132 کلوواٹ ٹرانسمیشن لائن اور ونڈر تا بیلا گرڈ 66 کلوواٹ ٹرانسمیشن لائن کی بحالی سے ہے، پر وزیر برائے توانائی (پاور ڈویژن) کی جانب سے دی گئی یقین دہانی پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.09 Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, may move Order No.09.

Consideration and Passage of [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024]

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I Minister for Law and Justice move that the Bill further to amend the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020 [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it Opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! اس میں ایک amendment ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو explain کرنے کی ضرورت تو نہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! Law and Justice Authority پہلے Human Rights کے under تھی۔ اس کے issues بھی آتے تھے، کیوں کہ اس کی capacity develop نہیں ہورہی تھی۔ یہ Law and Justice کو کی گئی ہے اور ہم نے اس کو اور effective بنانے کے لیے ایک دو amendments کی ہیں تاکہ جو عام غریب آدمی ہے، اس تک جو free قانونی امداد ہے۔

جناب چیئرمین: Standing Committee نے پاس کیا ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! اس نے پاس کیا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Ok, It has been moved that the Bill further to amend the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020 [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously. Second reading of the Bill. We may now take up Second reading of the Bill, that is Clause by Clause consideration of the Bill. Clauses 2 and 3, there is no amendment in the Clauses 2 and 3 so I will put these Clauses as one Question. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Tittle stands part of the Bill. Order No.10.

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بتاتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے پہلے کہا opposed? Nobody opposed. پھر میں نے ان کو کہا سنیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کا کام میں نے کیا ہے، پھر میں نے کہا salient features پر آپ بات کریں۔ انہوں نے بات کی۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بات سنیں، تارڑ صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! کمیٹی اگر late provide کرتی ہے۔ وہ پہلے Ministry of Human Rights میں تھی، وہاں پر انہیں operational difficulties آتی تھیں کیوں کہ یہ Law سے متعلقہ کام ہے۔ وہ وہاں سے نکل کے Ministry of Law and Justice کو دی گئی تاکہ عام لوگوں تک اس کا فائدہ پہنچے۔ اس میں وہ correspondence دو چھوٹی چھوٹی amendments ہیں وہ صرف words change ہوئے ہیں، صرف یہ گستاخی کر رہا ہوں، صرف یہ ہی ہے۔ یہ Law and Justice Authority کی۔۔۔

جناب چیئرمین: اور Standing Committee نے اس کو unanimously پاس کیا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Standing Committee میں آپ کے دوست بیٹھے ہوئے تھے، جس میں اس دن فاروق نائیک صاحب کی سربراہی میں علی ظفر صاحب نے اس کو ok کیا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ ، انوشہ رحمان صاحبہ، شہادت اعوان صاحب، کامران مرتضیٰ صاحب اور خلیل طاہر صاحب نے بھی ok کیا، ان سب کا شکریہ۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ان کا لکھا ہوا ہے۔
جناب چیئرمین: اب تو تسلی ہو گئی؟
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میرے خیال میں میرے بھائی نے یہ نہیں دیکھا، اگلی جو legislation آئے گی اس میں بھی سارا explain کریں گے۔ اس میں بھی amendments آئی ہوئی ہیں اور floor پر تحفظات دور ہو گئے ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Order No.10, Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, may move Order No.10.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I wish to move that the Bill further to amend the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020 [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020 [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Bill stands passed unanimously. Order No.11, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior, may move Order No.11, oh his behalf Senator Azam Nazeer Tarar.

Consideration and Passage of [The National Forensics Agency Bill, 2024]

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I, on behalf of Minister for Interior move that the Bill to provide for the establishment of a National Forensics Agency [The National Forensics Agency Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of a National Forensics Agency [The National Forensics Agency Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously with one objection. Second reading of the Bill. We may now take up Second reading of the Bill, that is Clause by Clause consideration of the Bill. Clauses 2 and 3, there is no amendment in the Clauses 2 and 3 so I put these Clauses as one Question. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. Clause 4, there is amendment in Clause 4, the names of Senators Zamir Hussain Ghumro, Palwasha Mohammad Zai Khan, Shahadat Awan and Jam Saifullah Khan, please move the amendment. Yes, Senator Zamir Hussain Ghumro.

Senator Zamir Hussain Ghumro: I, Zamir Hussain Ghumro, move that in the National Forensic Agency Bill, 2024, as reported by the Standing Committee, in clause 4, in sub-clause (1), paragraph (k) and (q) shall be omitted and rest of the paragraphs shall be renumbered accordingly.

Sir, my amendment is in paragraph (k) and (q). Paragraph (k) reads as follows: Accreditation and recertification of public and private conventional digital forensics laboratory facilities and experts in Pakistan, as deemed appropriate by the Government.

جناب یہ forensic evidence میں کام آتے ہیں۔ صوبے میں Criminal Justice System موجود ہے تو اس سلسلے میں ساری forensics صوبے کے پاس موجود ہیں۔ Investigation بھی ان کے پاس ہے، prosecution بھی ان کے پاس ہے۔ تو اگر ان کی یہ accreditation and certification federal government کرے گی تو یہ investigation میں interference ہو گی۔

تو ہم کہتے ہیں کہ this federal agency should be limited to its own work اور یہ provincial forensics کی accreditation اس میں نہیں ہونی چاہیے۔ یہ amendment اس وجہ سے move کی ہے کہ constitution میں criminal law and justice کی جو scheme ہے اور investigation ہے، وہ affect ہو جائے گی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ہم نے اس کا یہ حل نکالا ہے کہ preamble میں، جیسے کہ جان محمد صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں، کہ preamble جو اس law کو guide کرتا ہے، چونکہ preamble end میں take-up کیا جائے گا، تو اس میں سینیٹر قرۃ العین مری صاحبہ کی طرف سے جو amendment آئی ہے اس میں ہم نے بڑی clarity کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ federal investigative agencies پر apply ہوتا ہے۔

جناب! میں اس کو تھوڑا سا explain کرنا چاہوں گا کہ یہ صوبے کو services تب دے گا جب صوبہ service مانگے گا۔ جناب، بلوچستان اور سندھ والے بھی لاہور آتے ہیں۔ لاہور کی state of the art forensic science laboratory ہے۔ پشاور سے بھی terrorism related requests لاہور جاتی ہیں جو overworked ہے۔ تو مرکز نے سوچا کہ یہ صوبے آپس میں ضرور کریں لیکن ہم بھی ایک facility provide کریں جو کہ نہ صرف FIA اور دیگر federal agencies کو facilitate کرے بلکہ اگر کوئی صوبہ اس کی services لینا چاہتا ہے تو وہ پیسے دے کر اپنا کام کروالے۔ وہ samples جو پولیس والے لے کر آتے ہیں، اس کی fee کوئی پانچ سو یا ہزار روپے یا دو ہزار روپے ہے۔ یہ ایک state of the art بلکہ ایک نہیں اور میں اس ایوان کے توسط سے تمام صوبائی حکومتوں سے یہ عرض کروں گا کہ وہ

اپنی ترجیحات میں یہ بھی شامل کریں اور یہ تین، چار یا پانچ ارب روپے کا project ہے۔ سڑکوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ جرائم کی بیخ کنی کے لیے اچھی laboratories کی reports بھی ضروری ہیں تاکہ کوئی گناہ گار قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔ یہ سب اس کے لیے کیا جاتا ہے۔

اس کے ذریعے کوئی جرم کا قانون نہیں بنایا جارہا یا penal act کا حصہ نہیں بنایا جارہا۔ یہ صرف ایک facility ہے، laboratory کی ایک سہولت ہے جو مرکز نے قائم کرنی ہے۔ ابھی اس کا law بن رہا ہے، پھر اس کو کھڑا کیا جائے گا اور اس کے preamble میں لکھ دیا ہے کہ یہ مرکز کے لیے ہے۔ جان صاحب! پلیز میری بات تو سنیں۔ میں آپ لوگوں کے لیے بڑی محنت کرکے آتا ہوں اور آپ سننے کے mood میں نہیں ہیں۔ پہلے آپ بتی بجھائیں، میں پھر آپ کو باقی بات بتاؤں گا۔ آپ میرے نہایت محترم بھائیوں میں سے ہیں۔ یہ پنجاب کی ایک laboratory ہے۔ جناب چار چار اور پانچ پانچ مہینے وہاں باری نہیں آتی ہے۔ وہ overloaded state of the art ہے اور وہاں پر بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ یہ 2010-11 میں شہباز شریف صاحب نے کھڑی کی تھی۔

اب یہ کام کرنے کے لیے قانون کی ضرورت ہے۔ یہ framework دیا گیا ہے۔ یہ اعتراض پاکستان پیپلز پارٹی کے دوستوں کی طرف سے آیا کہ اس میں clarity آجائے کہ صوبے جب چاہیں گے اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ ویسے یہ زبردستی نہیں ہے۔ میں اسلام آباد میں PIMS کی طرح کا ایک ہسپتال بناتا ہوں۔ اس پر صوبے یہ کہیں کہ چونکہ صحت ایک صوبائی معاملہ ہے تو آپ یہ ہسپتال نہ بنائیں۔ کل اگر بلوچستان یا پنجاب کا کوئی مریض یہاں emergency میں آئے تو کیا ہسپتال اُسے کہہ سکتا ہے کہ پہلے اسلام آباد کا domicile دکھاؤ۔ بھائی جان، یہ بھی ایک facility ہے۔ یہ کوئی تھانہ یا کچہری establish نہیں ہو رہی۔ یہ ایک agency ہے اور ہم forensic science laboratory بنا رہے ہیں جس سے سارے ملک کو فائدہ ہوگا۔ ہم سہولت کے لیے preamble میں لکھ رہے ہیں۔ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ کی preamble میں یہ amendment تھی کہ it shall apply to such and such لکھا ہوا تھا or established by federal government. اس کو clear کروایا ہے،

provincial governments, if so requested by that provincial government. کہ اگر آپ یعنی provincial government اپنا کوئی case بھجوانا چاہتے ہیں تو وہ کر دیں گے، پیسے لے لیں گے کوئی ہزار یا پانچ سو۔ جناب بنوائیں۔ بلیدی صاحب ! آپ بنوائیں، آپ نہیں بناتے کیونکہ شاید اس میں وہ باقی چیزیں نہیں ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please no cross talk. Minister Sahib! please no cross talk. Please address the Chair and no cross talk.

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی نہیں ہے۔ جناب ! آپ کی بھی ہے لیکن اس standard کی نہیں ہے۔ آپ لاہور آ کر اس کا visit کریں، آپ کو لطف آئے گا۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب ! آپ پلیز اپنی تقریر ختم کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب ! ابھی clause by clause آپ کے سامنے آ رہا ہے، اس میں کچھ چھوٹی چھوٹی amendments بھی ہیں۔ یہ clause by clause ہیں۔

سینیٹر جان محمد: Routine میں جو چیزیں صوبوں کی ہیں ان میں روزانہ federal government کی encroachment ہو رہی ہے۔ Health میں آپ کر رہے ہیں، education میں آپ کر رہے ہیں۔ یہ چیزیں اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں، آپ کرنا کیا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ توجہ سے سن لیں، آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں نے اتنی تفصیل سے سمجھایا ہے۔ آپ مرکز کو کیسے روک سکتے ہیں کہ وہ اسلام آباد میں بیٹھ کر مرکزی استعمال کے لیے forensic science laboratory نہ بنائے۔ یہ ایک laboratory ہے، یہ کوئی تھانہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Mic on کریں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: اس میں صرف ایک problem آئے گا۔ یہ آپ نے لکھا ہے کہ on the request of provincial governments, اگر کوئی agency direct آتی ہے تو پھر وہ۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضٰی: یہ ایسا کوئی issue نہیں ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ایک facility بن رہی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔ آپ کا جواب ہو گیا۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ اس کا میں جواب دیتا ہوں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! اس میں میں نے کہا تھا کہ یہ کمیٹی سے pass ہو کر آیا ہے۔ وہاں سارے کمیٹی ممبران موجود تھے۔

جناب چیئرمین: یہ unanimously pass ہو کر آیا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو سینیٹر ضمیر گھمرو صاحب نے دو amendments دی تھیں، ان کا حل اوپر preamble میں نکال دیا گیا ہے۔ گھمرو صاحب اس میں لکھ دیا گیا ہے کہ or if so requested by the provincial government. تو آپ کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ پھر اس لیے ہم نے کہا کہ آپ ان دونوں چیزوں پر amendments withdraw کر لیں۔ وہ preamble کی amendment کی وجہ سے یہ ویسے ہی operational نہیں ہوگا۔

جناب! اس لیے یہ request تھی کہ یہ (k) and (q) کی جو amendments ہیں، انہیں withdrawn تصور کر کے جو report آئی ہے اس کے مطابق کر دیا جائے because now preamble will guide the law.

Mr. Chairman: OK

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ویسے بھی ابھی قومی اسمبلی میں جانا ہے، اگر کوئی کمی بیشی رہ گئی تو وہاں پر بھی پوری ہو سکتی ہے۔

Mr. Chairman: This amendment should be taken as withdrawn.

(Interruption)

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: ہم نے اس کو withdraw کرنے پر agree کیا تھا۔

جناب چیئرمین: تو اس کو withdraw کر لیا ہے؟

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: جی جناب۔ اس کو withdraw کر لیا ہے۔

Mr. Chairman: The amendment is withdrawn. I now put the original clause 4 before the House. The question is that Clause 4 as original do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The clause 4 as original stands part of the Bill.

میں آپ کو تھوڑا سا explain کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے وہ کہتے تھے کہ we put to the House اور ابھی سے آپ اس کو pass کر دیں۔ ہم نے ایسا نہیں کیا۔ ہم نے Standing Committee کو refer کر دیا۔ پھر کمیٹی سے واپس آیا ہے تو it was laid first, دو دن پہلے، پھر we have given you time, اس کے بعد ہم یہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ procedure کے مطابق کر رہے ہیں۔ اس Bill کو PTI نے بھی support کیا ہے۔

Clauses 5 to 7. There is no amendment in Clauses 5 to 7. So I will put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 5 to 7 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 5 to 7 stand part of the Bill. Clause 8, there is an amendment in Clause 8 in the names of Senator Zamir Hussain Ghumro, Senator

Palwasha Mohammad Zai Khan, Senator Shahadat Awan and Senator Jam Saifullah Khan. Minister for Law.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر قانون): جناب والا! انہوں نے deletion مانگی تھی، پچاس ادارے ہیں جہاں boards ہوتے ہیں، Board meeting تین، تین مہینے نہیں ہوتی، اس لیے ایک Executive Committee بنا دی جاتی ہے جو Board کی absence میں day to day urgent یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ urgent matters only, کرتی ہے، Board very next meeting میں اس کی توثیق کر دیتا ہے۔ میں نے بھائی کو یہ explain کیا تھا، انہوں نے کہا ہم یہ withdraw کر لیتے ہیں، اگر وہ satisfied ہیں۔
These would be taken as withdrawn.

Mr. Chairman: O.K. There is no amendment in Clause 8, so I will put Clause 8 before the House. The question is that Clause 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 8 stands part of the Bill. Clause 9. There is an amendment in Clause 9 in the names of Senators Zamir Hussain Ghumro, Senator Palwasha Mohammad Zai Khan, Senator Shahadat Awan and Senator Jam Saifullah Khan, please move the amendment.

Senator Zamir Hussain Ghumro: Sir, in Clause 9, in sub-clause (1) for the words “Prime Minister” the words “Federal Government” shall be substituted.

Mr. Chairman: Minister for Law.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, for the word “Prime Minister” may be read as “Federal Government” may be replaced.

جناب والا! ایک language improve کی ہے، میں نے لکھ دی ہے، اسی amendment میں یہ note کروادیں۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ Director General

Sir, word ۔درست کروا رہا ہوں language نہیں ہو گا تو اس کی dual national

کے بعد after appointed as such

shall be substituted "if he holds nationality of any other country", this may be read.

Mr. Chairman: Clause 9. There is amendment in Clause 9 in the names of Senators and with your amendment; I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. I now put the Clause 9, as admended, before the House. The question is that Clause 9 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 9 as amended stands part of the Bill. Clause 10 and 11. There is no amendment in Clause 10 and 11, so I will put these clauses before the House as one question. The question is that Clause 10 and 11 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 10 and 11 stand part of the Bill. Clause 12. There is an amendment in Clause 12 in the names of Senator Zamir Hussain Ghumro, Senator Palwasha Mohammad Zai Khan, Senator Shahadat Awan and Senator Jam Saifullah Khan.

اس پر آپ کی بات ہو گئی ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی جناب والا ہو گئی ہے کیونکہ یہ ایک independent

authority ہے، agency ہے، اس کا principal accounting officer اندر

سے نہیں ہو گا تو پھر پیسے کی لُوٹ مار مچی رہے گی، جب بھی یہ باہر سے آتا ہے، نہیں ہوتا ہے، یہ

transparencyکے لیے ڈالا ہے، اب پرانا نظام ختم ہو گیا تھا۔ میں نے ان سے درخواست کی تھی، یہ two amendments تھیں، جب تک authority کھڑی نہیں ہو رہی، ظاہر ہے اس میں وقت تو لگتا ہے اور کام تو اس نے شروع کرنا ہے، buildingبنی ہے یا جو کچھ ہونا ہے، اس لیے transition میں D.G کام کرے گا۔ اس لیے میں نے Clause 12, sub-clause (3) paragraph (a) and sub-clause (4)کی درخواست کی تھی کہ یہ withdraw کر لی جائیں۔

Mr. Chairman: These are withdrawn.

Senator Azam Nazeer Tarar: Yes Sir.

Mr. Chairman: There is no amendment in Clause 12, so I will put Clause 12 before the House. The question is that Clause 12 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 12 stands part of the Bill. Clause 13. There is an amendment in Clause 13 in the names of Senator Zamir Hussain Ghumro, Senator Palwasha Mohammad Zai Khan, Senator Shahadat Awan and Senator Jam Saifullah Khan.

Senator Azam Nazeer Tarar: This may be read as "funds provided by Federal Government and Provincial Government, if they so desire".

اگر وہ اپنے کام کے لیے contribute کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ جناب والا! میں یہ پڑھ دیتا ہوں۔ Clause 13, sub-clause (1), paragraph (b),جو کمیٹی سے آئی ہے وہ ہے "funds provided by the Federal and the Provincial Government"جب Provincial Government ہے اس کے آگے coma کر کے 'if they so desire'. جو دینا چاہتا ہے، اس میں contribution دے، Federal Governmentتو دے گی۔

Mr. Chairman: Now I put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Now I put the Clause 13 as amended before the House. The question is that Clause 13 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 13 as amended stands part of the Bill. Clauses 14 to 20. There is no amendment in Clauses 14 to 20, so I will put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 14 to 20 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 14 to 20 stand part of the Bill. Clause 21. There is an amendment in Clause 21.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I agree with the amendment. Clause 21 may be deleted

I support the amendment, it may be اور renumber کر دیا جائے۔ deleted, it was regarding tax exemption, یہ FBR کا اختیار ہے، وہ دے نہ دیں۔ Clause 21 may be deleted اور اگلی clause کو renumber کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: Now I put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Clause 22, there is an amendment in Clause 22, in the names of Senator Zamir Hussain Ghumro, Senator Palwasha Mohammad Zai Khan, Senator Shahadat Awan and Senator Jam Saifullah Khan.

اس پر کیا correction ہوئی ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا!اس میں سینیٹر قرۃ العین مری صاحبہ کی جو دوسری amendmentآئی ہے، I support Senator Qurat-ul-Ain Marri's suggestion.آپ کیwithdrawہو گئی۔

Mr. Chairman: There is another amendment in Clause 22, in the name of Senator Qurat-ul-Ain Marri, please move the amendment.

Senator Qurat-ul-ain Marri: Thank you Mr. Chairman. I move the amendment, that Clause 22 shall be substituted with the following namely:-

"22. Assistance to Agency. The Agency may seek assistance from all executive authorities of the Federation and in the provinces as may be required for the exercise or performance of the Agency's activities and functions under this Act."

This allows the Agency to ask for help but does not make it binding on the provinces to help the Agency.

Mr. Chairman: I now put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman The amendment is adopted. The question is that Clause 22 as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 22 as amended stands part of the Bill. Clauses 23 to 27. There is no amendment in Clauses 23 to 27. So, I will put these Clauses before the House as one question that the Clauses 23 to 27 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 23 to 27 stand part of the Bill. Clause 1 the Preamble and the Title of the Bill. There is an amendment in the Preamble in the name of Senator Qurat-ul-ain Marri, please move the amendment.

Senator Qurat-ul-ain Marri: Thank you Mr. Chairman. In the spirit of the Constitution and Provincial autonomy, the amendment is that in the National Forensic Agency Bill, 2024, the Preamble shall be substituted with the following namely:-

"Whereas it is expedient to establish a National Forensics Agency to conduct examination of forensics materials and render opinion to the courts, tribunals, authorities or any other entity and to assist in civil, criminal, corporate and for the public matters and the matters ancillary thereto, under investigation by any authority or agency established by Federal Government or Provincial Governments, if so requested by that Provincial Government." Thank you.

Mr. Chairman: Now the question is that Clause 1 the Preamble and the Title of the Bill, as amended, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 the Preamble and the Title of the Bill, as amended, stands part of the Bill. Order No.12, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior may move Order No.12.

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Minister for Interior, move that the Bill to provide for the establishment of a National Forensics Agency [The National Forensics Agency Bill, 2024], be passed.

Mr Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of a National Forensics Agency [The National Forensics Agency Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and Bill stands passed unanimously. Minister Sahib?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی جناب۔

Mr. Chairman: Senator Syed Mohsin Raza Naqvi is lucky.

اب Order No.13 پر Calling Attention Notice ہے۔ اس کا mover نہیں ہے۔ میں آپ کو بات بتاتا ہوں کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب نے request کی تھی کہ میں نے کل سینیٹر عون عباس صاحب سے commitment کی تھی تو I have to honour his commitment. جی سینیٹر عون عباس صاحب۔

Further discussion on the recent protest by Pakistan Tehreek-i-Insaf in Islamabad

Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

جناب چیئرمین! میں as usual اپنی تقریر کرنے سے پہلے آپ کو ایک درخواست کرتا ہوں اور I need your attention please. جناب ہم نے دو لوگوں پر ہمیشہ فخر کیا ہے اور ہم نے South Punjab کے حوالے سے آپ کی legacy اور دوسری فخر امام کی legacy تھی۔ As the Speaker of the National Assembly کہ انہوں نے اس وقت بھی۔۔۔

Mr. Chairman: You are biased because we both are from Multan.

سینیٹر عون عباس: نہیں جناب، میں ساؤتھ پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے ضیاء دور میں ایک stand لیا تھا اور آپ نے اپنے دور میں Opposition کو space دے دی تھی اور

آپ نے ایک legacy قائم کر دی تھی۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب! میں آپ کی attention بھی چاہوں گا کہ ایک شخص ہے، اس شخص کی عمر 75 سال ہو گی۔ وہ پچھلے کوئی پانچ سو یا ساڑھے پانچ سو دن سے جیل میں بیٹھا ہے، ان کی طبعیت درست نہیں ہے۔ میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ .he is not well at all میں سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کی بات کر رہا ہوں، میں آپ سے بارہا درخواست کر چکا ہوں، مجھے اندازہ ہے کہ شاید آپ کے order پر عمل درآمد نہیں ہو گا، am sure ا کہ وہ عمل درآمد نہیں کریں گے۔ اس سے پہلے بھی ہم ایک دفعہ production order کرا سکے ہیں۔ جناب! اس پورے اجلاس میں ایک ہفتہ رہ گیا ہے۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب! سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب تقریباً آپ کی عمر کے ہیں۔ جناب! ان کی حالت ایسی ہے کہ ان کے accounts dormant ہو چکے۔ ان کی family ان کے accounts سے پیسے withdraw نہیں کر سکتی۔ آپ اگر ایک ہفتے کے لیے production order دے دیں تاکہ وہ اجلاس attend کر سکیں اور ان کے زندگی کے معاملات سیدھے ہو سکیں۔ آپ کا نام تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا، آپ مہربانی کر دیں۔

جناب! میں حکومت سے عرض کروں گا کہ یہ وقت کسی پر بھی آ سکتا ہے، کل میں بھی ہوں گا اور آپ بھی جیل میں جا سکتے ہیں تو آپ براہ مہربانی production order جاری کر دیں کیونکہ کسی پر برا وقت آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے پرسوں Leader of the Opposition کو اپنے Chamber میں بلایا تھا اور کہا کہ بابر اعوان سیکریٹری کے پاس آئے تھے، انہوں نے یہ ایک request کی تھی۔

I have referred the matter to the Minister for Law and Justice, Interior and Provincial Government for his release. I think, the Government will consider it seriously.

Senator Aon Abbas: I hope, they do sir, thank you so much.

جناب! بات شروع کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا آپ تقریر کریں گے۔

سینیٹر عون عباس: جی جناب۔ 26 نومبر کی بات ہو رہی ہے، جناب! بروز بدھ میں اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے آیا تو جب D-Chowk سے گزرا تو مجھے عجیب سی تکلیف feel ہوئی۔ اس لیے تکلیف ہوئی، تقریباً مجھے 25 دن پہلے feel ہوا کہ یہاں پر کتنی چیخ و پکار ہوئی ہو گی کہ کتنے لوگوں کی یہاں پر جانیں گئی ہوں گی۔ کتنی ماؤں کے لعل چلے گئے ہوں گے، کتنے لوگوں کی خواتین بیوہ ہوئی ہوں گی، یہاں پر کئی بچے یتیم ہوئے ہوں گے۔ میں جب سینیٹ میں آیا تو سمجھا کہ ماحول بہت sombre سا ہو گا، سارے بڑی تکلیف میں ہوں گے لیکن جناب! یہاں پر جس قسم کا مذاق اڑایا گیا اور یہ کہا گیا کہ کونسے شہید، کونسے لوگ۔ جناب! یقین کریں، اس سے تکلیف میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

جناب! ان کی تکلیف جانیں جن کے گھر اجڑ گئے ہیں اور یہاں پر یہ کہا گیا کہ کوئی گولی نہیں چلی تھی۔ جناب! گولی تو چلی تھی اور سوال یہ ہے کہ گولی کیوں چلی تھی۔ ہم نے بارہا media کے through بتایا کہ 13 سے زیادہ لوگ شہید ہیں جن کی list social media پر موجود ہے، اگر آپ کہیں تو Minister صاحب بیٹھے ہیں، ان کو کاپی بھی دے سکتا ہوں۔ 12 لوگ ایسے ہیں جن کی شہادتیں confirm ہیں اور تیرھواں بھی ڈی چوک پر شہید ہو چکا ہے لیکن یہ حکومت ماننے کو تیار نہیں ہے۔ شہادتیں اس سے زیادہ ہیں کیونکہ KP Government نے 139 لوگوں کی list شائع کی ہے۔ یہ لوگ ہماری کتابوں میں missing persons ہیں جن کے بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہے کہ یہ زندہ ہیں یا شہید ہو چکے ہیں۔ میں آپ کی جانب آؤں گا اور یہ کاپی جمع کرادوں گا اور آپ حکومت کو بھیج دیں۔ KP Government 139 لوگوں کی list جمع کرا چکی ہے جو ڈی چوک آئے تھے اور وہ اس وقت missing ہیں یا ہماری کتابوں میں شہید ہیں۔ یہ اگر زندہ ہیں تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ ان کو پیش کر دیں، کم از کم ان کے گھر والوں کو پتا ہو کہ وہ لوگ زندہ ہیں۔ جناب! جس تکلیف سے پاکستان تحریکِ انصاف گزر رہی ہے، شاید اس کا اعادہ نہیں کر سکتے۔

جناب! آج یہ حالات ہیں کہ ہم سے آج احتجاج کا حق بھی چھین لیا گیا ہے۔ احتجاج کی بات کرتے ہیں تو سینیٹر شیری رحمان صاحبہ نے فرمایا کہ ہم نے بھی بڑے لانگ مارچ کئے ہیں۔ جناب!

کونسے لانگ مارچ ہیں اور جستجو کی ہے، اگر وہ یہاں پر بیٹھی ہوتیں کہ بڑی جستجو کی ہے، کونسی جستجو کی ہے۔

جناب! آپ کو یاد ہوگا کہ جب بلاول بھٹو زرداری صاحب کراچی سے نکل کر اسلام آباد ہمارے دور حکومت میں آئے تھے۔ وہ دس دن کا tour تھا۔ پہلا stop حیدرآباد تھا پھر سکھر، پھر بہاولپور اور آپ کے گھر ملتان میں تشریف لائے تھے، پھر ساہیوال گئے، لاہور گئے اور اس وقت GT road سے اسلام آباد تشریف لائے تھے۔ راستے میں پنجاب پولیس نے کسی ایک جگہ پر بھی container کھڑا نہیں کیا تھا۔ ایک shell بھی fire نہیں کیا گیا، rubber bullet دور کی بات ہے، کسی نے ایک غلیل بھی نہیں ماری ہو گی۔ جہاں رات کو daily stop کرتے تھے تو وہاں پر شامیانے لگتے تھے، وہاں رات کو کھانے کھائے جاتے تھے۔ اسلام آباد میں جب وہ ڈی چوک پر تشریف لائے تھے، یہاں پر اسلام آباد پولیس نے کسی جگہ پر نہیں روکا تھا، رات کو تقریر کی اور صبح کے وقت وہ دبئی واپس چلے گئے تھے۔ جناب! یہ تھا لانگ پاکستان پیپلز پارٹی کا اور سینیٹر شیری رحمان صاحبہ کا اور ہمارا لانگ مارچ، ہم جلسے کی کال دیتے ہیں تو کہتے ہیں اسلام آباد نہیں سنگجانی چلے جاؤ۔ ہم لاہور جلسے کیلئے مینار پاکستان کا کہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ کاہنہ قاسم چلے جاؤ، کاہنہ وہ گند ہے لاہور کی پرلی نکر میں پھینک دیتے ہیں۔ احتجاج کے لیے ہم اسلام آباد میں آئے تھے، احتجاج ہمارا حق تھا لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا، ہمیں گولیاں چلا کر مارا گیا۔ کیا احتجاج ہمارا حق نہیں ہے؟ دنیا کے بڑے بڑے معاشروں میں احتجاج کئے جاتے ہیں 10 downing street کے سامنے احتجاج کیا جاتا ہے white house کے سامنے احتجاج کیا جاتا ہے، گولی نہیں ماری جاتی۔

پاکستان دنیا کا واحد وہ ملک ہے جہاں گولی چلائی جاتی ہے اور تو اور اگر یہاں پر کوئی صحافی investigate کرنے کے لیے PIMS Hospital چلا جائے کہ کتنی لاشیں یہاں پر آئیں ہیں تو ان کو اٹھا لیا جاتا ہے۔ مطیع اللہ جان ایک صحافی گیا صرف ریکارڈ چیک کرنے کے لیے کہ کتنی لاشیں یہاں پر لائی گئیں ہیں تو اس پر 246 گرام آئس ڈال دی گئی۔ اس پر یہ بھی ڈالا گیا کہ اس کے پاس پستول ہے اور اس نے ناکے پر پولیس پر firing کی ہے، جس کی سزا، سزائے موت بنتی ہے۔ یہاں پر سوال پوچھنے پر وہ وہ کیس بنائے جاتے ہیں جو کہ سزائے موت کے زمرے میں آتے ہیں۔ ہم

کس ملک میں جیتے ہیں، یہاں پر میں تو کہتا ہوں اس SHO پر پرچہ ہونا چاہیے کہ وہ 246 گرام آئس اسلام آباد سے پیدا کر کے کس طرح لے لایا ہے۔

یقین جانیے تھانہ نیو ٹاؤن میں ایک FIR درج ہے اس میں دس ہزار لوگ نا معلوم ہیں، دس ہزار، پانچ ہزار چھ سو اکانوے لوگوں کو جب ATC عدالت میں پیش کیا ان کو کہا کہ شناخت پریڈ پر بھیج دیں۔ ساڑھے پانچ ہزار پی ٹی آئی کے ورکرز ایک FIR میں شناخت کے لیے عدالت میں پیش ہوئے تو عدالت نے کہا کہ ان کو شناخت پریڈ میں تین مہینے لگیں گے ان کو وہاں پر رہتے ہوئے۔ تین مہینے تک نہ وہ کپڑے تبدیل کر سکتے ہیں، نہ اپنی فیملی سے مل سکتے ہیں نہ اور کچھ، اس سے بڑا ظلم آخر ہو ہی کیا سکتا ہے؟ جناب! جس ملک میں ہم جیتے ہیں وہاں پر اب یہ بھی ہو رہا ہے۔ اسلام آباد میں جو ریڑھی بان ہے اس سے شناختی کارڈ پر پوچھا جاتا ہے کہ تم کہاں سے ہو، اگر وہ KP کا domicile ہو تو گرفتار کر لیا جاتا ہے، اگر آپ کے پاس میانوالی کا شناختی کارڈ ہے تو آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ آپ کے پاس اٹک کا شناختی کارڈ ہے تو آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب! ہماری فیڈریشن پہلے بھی کمزور ہو چکی ہے، آج racial profiling جو اسلام آباد میں ہو رہی ہے خاص طور پر KP کے لوگوں کے ساتھ یہ فیڈریشن کو کمزور کر رہی ہے لیکن اس حکومت کو کیا پتا، فیڈریشن کس چیز کا نام ہے؟ یقین جانیے جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے میں دعا نہیں کرتا، میں بد دعا نہیں کرتا کہ میرے جو دوست اس طرف بیٹھے ہوئے ہو ان میں کسی کے ساتھ ہو۔ اللہ نہ کرے آپ لوگوں کے ساتھ ہو، اللہ نہ کرے پچھلے ڈیڑھ سال میں جس قسم کی بربریت ہمارے لیڈر کے ساتھ ہمارے لیڈر کی فیملی کے ساتھ ہماری تمام political party کے ساتھ ہوئی ہے شاید اس کا عشر عشیر ان کے ساتھ نہیں ہوا لیکن جناب! وقت تبدیل ہو گا۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی گئی)

سینیٹر عون عباس: جناب چیئرمین صاحب!

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

بات وہی ہے، ہماری درخواست ہے جیسے کل سینیٹر سید علی ظفر صاحب اور سینیٹر سید شبلی فراز صاحب نے بھی کہا کہ تمام سینیئر ترین سپریم کورٹ کے ججز پر مشتمل ایک judicial

commission بنائیں کسی کی بھی موت پر جو بھی یہاں پر شہید ہوا وہ پاکستانی تھا، اتنا وہ پاکستانی میرا تھا جتنا کسی بھی political party کا پاکستانی ہو سکتا ہے۔ CCTV کیمروں سے اسلام آباد بھرا ہوا ہے، آپ CCTV کیمرے لے آیئے اس پر دکھایئے اور پوری قوم کو بتا دیجئے اگر ہم مورد الزام ہوں گے تو ہم معافی بھی مانگیں گے اور سزا بھی بھگتیں گے لیکن اگر کوئی اور موردالزام ہے تو سزا بھی بھگتے گا اور معافی بھی مانگے گا۔ لیکن ایک issue ہے، کل جو دو تقریں یہاں پر ہوئی ہیں ان پر بڑاافسوس ہوا ہے، ہمیں کہتے ہیں کہ احتجاج کا بڑا برا وقت لے کر آتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جب پچھلی مرتبہ ہم نے 4 اکتوبر کو ڈی چوک کا اعلان کیا تھا ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس وقت Shanghai Conference ہو رہی ہے۔ جب ہم اعلان کر بیٹھے تو انہوں نے کہا 15 اکتوبر کو Shanghai Conference ہونے والی ہے، 4 اکتوبر کو ہمارا protest تھا، 14 اکتوبر کو کانفرنس ہونی تھی، دیکھیں یہ لوگ تو پاکستان کو defame کرنے کے لیے آ گئے ہیں، ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا پھر بھی جب 4 اکتوبر کو protest ختم ہوا، جب 14 اکتوبر کو تاریخ تھی تو political party نے فیصلہ کیا کہ پاکستان کے وسیع تر مفاد میں ہم اس کو withdraw کر لیتے ہیں۔ ہم نے 24 نومبر کا اعلان کر دیا، ہم میں سے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بیلا روس کا صدر، میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ government benches کو پتا بھی نہیں کہ بیلاروس دنیا کے نقشے پر کس جگہ پر ہو گا۔ بیلا روس کے صدر کا نام کیا ہے جو پاکستان سے ہو کر گیا، وزرا کو بھی نہیں پتا ہو گا کہ وہ کون سے TORs, MoUs یہاں پر sign کر کے گیا ہے، یہ پاکستان کا یا کس کا فائدہ ہے۔ اچانک بیلاروس کا صدر کا آ رہا تھا، پاکستان کا بہت بڑا نقصان ہو رہا تھا۔ آپ وہ معاہدے دکھا دیں جس میں پاکستان کا فائدہ ہوا ہے۔ مجھے لگتا یہ ہے کہ ہم ایک مرتبہ اعلان کر دیتے ہیں کہ فلاں دن احتجاج ہے پھر یہ کتابیں کھول کر آتے ہیں، وہ ایک سرائیکی کی مثال ہے (سرائیکی)، یعنی کہ ہمارے پاس آنا کوئی نہیں چاہتا اور وہاں انہیں کوئی بلاتا نہیں ہے، یہ کس نے request کی ہے، کوئی آنا تو نہیں چاہ رہا، جس دن خان صاحب کا اعلان آتا ہے، میں آج شرط لگاتا ہوں، خان صاحب اعلان کر دیں کہ 15 جنوری کو protest کرنا ہے، انہوں نے MOFA سے جا کر list نکال لینی ہے کہ کسی نے ہمارے ملک میں آنے کی request تو نہیں کی ہے۔ یہ 16 جنوری کو پاکستان بلا لیں گے، یہ ایتھوپیا والے کو، یوگنڈا والے کو

even کہ North Korea کے صدر کو بلالیں گے کہ خان صاحب کا protest ہے اور انہیں دکھائیں گے کہ یہ پاکستان کو defame کرتے ہیں۔ ہمیں احتجاج کی تاریخ بعد میں آتی ہے، انہیں بعد میں پتا چلتا ہے کہ کون سا صدر آ رہا ہے۔

کل ہمارے مذاکرات کا مذاق اڑایا گیا۔ چیئرمین صاحب! یہ میں آپ کی وساطت سے بتا دوں۔ اگر مذاکرات ہوں گے تو عزت اور dignity کی بنیاد پر ہوں گے، یہ جو لیٹنے والے بات بار بار کی گئی ہے اس طرح سے بے عزت نہیں ہو سکتے۔ ہم نے جو آپ کو 13-12 لاشیں بتائی ہیں یہ لاشیں تو ہماری ہیں لیکن وزن ان کے اوپر ہے۔ اگر ان لاشوں کے وزن کی وجہ سے آج ہم مذاکرات کی بات کر رہے ہیں تو وہ پاکستان کے وسیع تر مفاد میں کر رہے ہیں۔ یقین جانیں ورنہ ان 12 لاشوں کا وزن شاید یہ حکومت نہیں اٹھا سکتی ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پنجاب میں دس سال ہو گئے ہیں، ماڈل ٹاؤن کی چودہ شہادتیں نہیں اٹھا سکے ہیں، اب یہ 13 لاشوں کا وزن اور جو 140 لوگوں کی فہرست ہے اس کا وزن نہیں اٹھائیں گے۔ اگر آج ہمارے چیئرمین عمران خان صرف پاکستان کے وسیع تر مفاد میں کہہ رہے ہیں کہ ہم مذاکرات کرنے کو تیار ہیں تو اسے positive طور پر لیجیے، یہ ایک win win situation ہے، پاکستان کے عوام کی بہتری کے لیے بات کر رہے ہیں، ہماری کوئی کمزوری نہیں ہے اور ہم نے کسی جگہ یہ نہیں کہا کہ آپ مذاکرات کریں اور خان صاحب کو چھوڑیں۔ ہمارا تو mandate ہی مختلف ہے کہ آپ ہمارے mandate پر بات کریں۔ آپ ہمارے سیاسی اسیران پر بات کریں، آپ جو ہم پر بربریت کر رہے ہیں اس پر بات کریں لیکن ہمارا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ پہلے کہتے تھے کہ مذاکرات نہیں کرتے، اب کہتے ہیں کہ مذاکرات کرتے ہیں اس لیے کہ کمزور ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! یقین جانیے اس وقت آپ کے پاس تو طاقت ہو گی، ان کے پاس طاقت کا نشہ ہو گا، ہمارے پاس پاکستان کے عوام کی طاقت ہے۔ پاکستان کے عوام کی محبت عمران خان کے ساتھ ہے، اگر ان مذاکرات کے نتیجے میں پاکستان کی اور پاکستان کے لوگوں کی بہتری ہے تو تکلیف کس کو ہے۔ اگر سمجھتے ہیں کہ ہم اس قابل نہیں ہیں، ہم پاکستان کی سب سے popular political party نہیں ہیں تو پھر ہمیں چھوڑیں اور دفع کریں، ہم اپنی کمیٹی یہیں پر چھوڑ دیتے ہیں آپ ہم سے کوئی بات نہ کریں لیکن اگر آپ نے ہمارے مذاکرات کا مذاق اڑایا اور ہمیں کہا کہ ہم لیٹ گئے ہیں تو

یقین جانیں ہمیں کوئی شوق نہیں ہے۔ اس وقت ہم جس high pedestal ground پر کھڑے ہیں وہ پاکستان کے عوام کی طاقت کے ساتھ کھڑے ہیں، آپ کے پاس وہ طاقت نہیں ہے، آپ print and electronic media کو تو روک سکتے ہیں لیکن آپ social media پر ایک post لگا کر دیکھیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ عوام کس کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس موقع اور اس وقت کو استعمال کیجیے۔

جناب چیئرمین! اس ایوان میں اگر ہم نے حکومت وقت کو یہ offer کر دی ہے تو مذاکرات چلنے چاہییں لیکن اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کمزوری ہے تو مذاکرات کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے، ہم کسی طور پر اپنی dignity پر compromise نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین! آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ وقت تبدیل ہوتا ہے، ہم کل وہاں پر تھے، آج یہاں پر آ گئے، کل ہم وہاں ہوں گے اور یہ سارے دوست یہاں آئیں گے لیکن اداروں کی جو strength ہے وہ یہ ہے کہ اداروں کو اپنی dignity پر چلنا چاہیے جو کہ ان کی اصل strength ہوتی ہے۔ آج ہم ایک دوسرے کو اتنا نہ گرا دیں کہ کل ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل نہ رہیں۔ اس وقت پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ جو ظلم برپا ہے یقین جانیں کہ اس پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ میرے چیئرمین نے آج تک یہ نہیں کہا کہ مجھے فلاں فلاں facility چاہیے، بارہ بارہ، چودہ چودہ دن کسی ایک شخص کو اس سے ملنے نہیں دیا جاتا ہے۔ صبح سے لے کر شام تک اسے کمرے میں بند کر دیا جاتا ہے جس میں hardly چار فٹ کی جگہ ہوتی ہے۔ Washroom جانے کے لیے جہاں سے جانا پڑتا ہے آپ اندازہ نہیں لگا سکتے مگر مجال ہے کہ اس نے کبھی بھی آ کر اپنے رشتہ داروں کو، اپنے وکلاء سے کہا ہو کہ میں تکلیف میں ہوں لیکن اس کے باوجود لوگ ایسے مسکراتے ہیں کہ جناب یہ پارٹی compromise کر کے مذاکرات اس لیے کرنا چاہ رہی ہے تاکہ وہ اسے باہر نکالیں۔ جناب! ہماری خاموشی ہماری کمزوری نہیں بلکہ ہماری strength ہے، وقت ہمارا بھی آئے گا، ایک سال، دو سال، چار سال یا پانچ سال، جب ہم آئیں گے تو یہ وقت سب پر آئے گا لیکن ان شاء اللہ ہم grace کے ساتھ آئیں گے، ہم کسی سے کسی قسم کا بدلہ نہیں لیں گے کیونکہ یہ پاکستان اتنا ہمارا ہے جتنا آپ سب کا ہے۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب میرا عمران خان واپس آئے گا اور اس ملک کا

وزیر اعظم بنے گا۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔ Thank you so much Irfan Sahib.

جناب چیئرمین: یہ BAP party کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ بات کریں، میں تو نہیں روک رہا، مگر کوئی جواب بھی تو آئے گا۔ آپ اگر ان کے جواب کے لیے کر رہے ہیں تب تو ٹھیک ہے۔ نماز جمعہ کا وقت ہونے والا ہے، ٹھیک ہے پانچ منٹ بات کر لیں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

Senator Manzoor Ahmed

سینیٹر منظور احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! 26 نومبر کے واقعہ پر یہاں دو تین دنوں سے debate چل رہی ہے۔ یہاں پر میرے نہایت ہی محترم بھائی نے تقریر کی۔ حکومت میں ہم سب بیٹھے ہیں، کاش کہ حکومت کے جو اچھے کام تھے، معیشت جو کہ مشکل حالات میں تھی، اسی حکومت نے جس میں تمام جماعتیں جو کہ ابھی بیٹھی ہوئی ہیں ان کے کام کی وجہ سے کافی حد تک معیشت میں بہتری آئی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ پاکستان کی جتنی مشکلات اور مسائل تھے وہ ہم نے حل کر دیئے ہیں لیکن یہاں پر حکومت کے حوالے سے جو تقریر سنی، جناب چیئرمین، یہ حقیقت ہے کہ یہ ایک جمہوری ملک ہے، جمہوریت ہے اور تمام جماعتیں جمہور پر یقین رکھتی ہیں لیکن جناب چیئرمین احتجاج بھی تمام جماعتوں کا حق ہے۔ ان کا right ہے، کوئی کسی کو نہیں روک سکتا کہ وہ احتجاج نہ کرے۔

احتجاج مسلم لیگ (ن) نے بھی کیا ہے، پیپلز پارٹی نے بھی کیا ہے، باقی جماعتوں نے بھی احتجاج کیا ہے لیکن احتجاج کا طرز عمل جو 26 نومبر کو تھا وہ کچھ مختلف تھا۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا بیٹھے ہوئے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ کسی فلم کی shooting چل رہی ہے، پشتو فلموں کا ایک ہیرو بدر منیر ہوا کرتا تھا، ایسا لگ رہا تھا کہ ایک فنکار بدر منیر بیٹھا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے اسلام آباد جانا ہے اور میں نے وہاں پر ایک قیدی کو رہا کروانا ہے۔ یہ آپ کا طرز احتجاج تھا، اگر طرز احتجاج یہ ہے تو پھر تو ریاست بھی ہے، اس کی writ بھی ہے۔ ریاست کسی کو بھی اجازت نہیں دے گی کہ کوئی ریاست کے خلاف یا کوئی عوام کے خلاف اگر جائے گا تو وہ ریاست اس کا راستہ روکے گی۔

جناب یہاں پر انہوں نے بلاول صاحب کی ایک مثال دی کہ وہ ریلی لے کر آئے۔ کوئی بھی بتا دے کہ ان کی ایسی کوئی تقریر جو پاکستان کے خلاف ہو، عوام کے خلاف یا ملک کے خلاف ہو۔

ایسی کوئی چیز سامنے نہیں آئی لیکن جب ہم نے یہ احتجاج دیکھا۔ ہم نے آپ کو جگہ بھی دی کہ فلاں جگہ پر آپ چار روز یا پانچ روز بیٹھ جائیں لیکن آپ نے کہا کہ ہم جب بھی احتجاج کا اعلان کرتے ہیں تو یہ کوئی agenda نکال لیتے ہیں، یا کوئی کانفرنس رکھ لیتے ہیں، آپ نے ایتھوپیا یا فلاں ملک کا نام لیا، یہاں بھی تو آپ ملک کو بدنام کر رہے ہیں۔ پاکستان ایسا بھی نہیں ہے، یہاں جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں 17 ممالک کے وزرائے اعظم آئے تھے، آپ مجھے بتائیں کہ کیا پاکستان اتنا گیا گزرا ہے کہ ہم کسی کی منتیں کریں گے۔ اس وقت پاکستان سب کی ضرورت ہے، اس وقت آپ پاکستان کو کمزور اور بدنام کر رہے ہیں۔

IMF کو آپ نے خط لکھا تھا کہ جو بجٹ پاس ہوا ہے یہ غلط ہوا ہے، جناب اس سے زیادہ اس ملک کے ساتھ کیا کوئی جماعت یا شخص دشمنی کر سکتا ہے۔ آپ جب یہاں پر برسراقتدار تھے تو باجوہ صاحب بہت اچھے تھے، آج بھی آپ کے بیانات پڑے ہوئے ہیں کہ باجوہ صاحب بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ آج اسی باجوہ صاحب کی جگہ پر عاصم منیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کیا وہ آپ کے لیے برے بن گئے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ آپ کو گود نہیں لیا جا رہا ہے، اگر آپ کو گود لیا جاتا یا آج بھی وہ آپ کو گود لے لیں تو آج بھی آپ کہیں گے کہ عاصم منیر صاحب بہت اچھے ہیں۔ ایسا نہ کریں، ایسے یہ ملک نہیں چلے گا۔ اس طرح نہ جمہوری عمل چلے گا۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ آپ نے جو ایک رواج رکھا تھا، آپ نے خواتین کی تذلیل کی تھی۔ آپ نے پیپلز پارٹی کی خواتین کے ساتھ جو کچھ کیا، کیا وہ خواتین نہیں تھیں، آپ نے مسلم لیگ (ن) کی خواتین کے ساتھ جو کیا، کیا وہ خواتین نہیں تھی، کیا وہ کسی کی ماں، بہن یا بیٹی نہیں تھیں۔ ہماری جو رسم و روایات ہیں اس میں ہمیں یہ سکھایا جاتا ہے کہ خواتین اور بچے تو دور کی بات، ہمیں ایک سفید ریش کی عزت بھی کرنی چاہیے لیکن آج آپ نے ان روایات کو کہاں کھڑا کر دیا ہے۔ اس لیے آپ نے جو بویا ہو گا وہی آج آپ کو کاٹنا پڑے گا۔

میں نے اسی ایوان میں رانا ثناء اللہ صاحب کے بارے میں تقریر کی تھی، اگر آپ کو یاد ہو، تب آپ ہمارے ساتھ تھے، میں نے کہا تھا کہ رانا ثناء اللہ کے خلاف آپ نے جو FIR case درج کی ہے یہ غلط ہے اور آپ کے گلے پڑے گا۔ آج دیکھ لیں آپ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم سے جو غلطیاں ہوئی ہیں آپ وہ نہ دہرائیں۔ کاش آپ پہلے ہماری بات تسلیم کر لیتے۔ کیا نواز شریف صاحب اس ملک کے باشندے نہیں ہیں۔ آپ نے ان کے اور ان کی فیملی کے ساتھ جو کیا۔ زرداری صاحب کی فیملی اور

ان کے بچوں کے ساتھ جو کیا۔ یہ میڈیا جو اس وقت اس ایوان میں اوپر بیٹھا ہوا ہے، اس وقت بھی یہی میڈیا تھا، اس وقت اسی میڈیا کے خلاف آپ لوگوں نے بہت کارروائیاں کی تھیں، آج آپ کو میڈیا بھی، ادارے بھی اور عوام بھی یاد آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر یہ رویہ رہا تو میرے خیال میں ہمیں یہاں بیٹھ کر اس ملک کے لیے، اس کی عوام کے لیے سوچنا ہوگا، ہم بار بار اس ایوان کے floor پر یہ کہتے رہے ہیں۔ ہم اسی لیے کہتے ہیں کہ آپ ایک انسان کے لیے پورے ملک کو داؤ پر لگا رہے ہیں اور وہ یہ کہتا ہے کہ اگر میں ہوں تو پاکستان ہوگا۔ آپ سے پہلے بہت لوگوں نے یہ سوچا تھا کہ اگر میں ہوں گا تو یہ پاکستان ہوگا۔ یہ پاکستان سب کا ہے، آپ ہوں یا نہ ہوں، میں ہوں یا نہ ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، یہ پاکستان آگے بھی جائے گا، ترقی بھی کرے گا اور اس کے عوام ان شاء اللہ ایک خوش حال زندگی بھی گزار پائیں گے۔

جناب اگر میں یہ سوچ رکھوں کہ اگر میں ہوں تو یہ تمام چیزیں چلیں گی، اگر میں نہ ہوں تو نہ سسٹم اور نہ یہاں کچھ چلے گا، اس سے بڑی غلط فہمی میں کون ہوگا جناب۔ آپ وہاں سے آ کر اسلام آباد پر دھاوا بول رہے ہیں۔ آپ وہاں سے آگے مکمل طور پر لیس ہو کر آتے ہیں تو پھر آپ ریاست سے کیا توقع کرتے ہو کہ کیا وہ آپ کو آگے آنے دے گی۔ آپ نے پہلے بھی ایسے اقدامات اور اعمال کیے تھے جو سب کے سامنے ہیں۔ یہی علاقہ تھا جہاں آپ نے 145-140 دنوں کا دھرنا دیا تھا۔ یہی پارلیمنٹ ہاؤس تھا، یہی ہمارا PTV تھا، یہ باتیں سب کے سامنے ہیں اور کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

میرے بھائی آپ میری باتیں سن لیں، پھر آپ جواب دے دیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب یہی PTV اور پارلیمنٹ تھا جس پر چڑھائیاں ہوئی ہیں۔ تو کیا آپ کہہ رہے ہیں کہ میں یہاں آ کر D-Chowk پر بیٹھ کر دھرنا دوں گا اور ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ آپ تو وہاں سے سوچ کر آئے تھے، آپ تو pre-planned آئے تھے کہ ہم یہاں بیٹھیں گے، اڈیالہ جیل جائیں گے، وہاں پر اگر قیدی ہوگا تو وہاں سے ہم اپنے قیدی کو نکالیں گے۔ کس ملک میں ایسا ہوا ہے جناب۔ عدالتیں موجود ہیں، ریاست موجود ہے۔ یہ فیصلہ تو عدالتوں نے کرنا ہے کہ کون ملزم ہے اور کون مجرم ہے یا کون بے گناہ ہے تو اسے عدالتیں چھوڑ دیں گی۔ یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں سب نے عدالتیں and cases face کیے ہیں، اگر ان پر جرم ثابت ہوا ہے تو انہیں قید ہوئی ہے، اگر جرم ثابت نہیں ہوا تو

وہ اس ملک میں آزاد پھر رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک انسان جیل میں ہو اور پورے ملک کو آگ لگانے بیٹھا ہو، ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

میں پھر کہوں گا کہ یہ ملک ہے، ریاست ہے، State اور اس کی writ ہے۔ آپ کہہ رہے تھے کہ میں نے کسی سے بات نہیں کرنی ہے، میں نے کسی جماعت کے ساتھ بیٹھنا ہی نہیں ہے۔ آپ کا رویہ ہم کنٹینر پر دیکھتے تھے، آپ جیسے ہمارے leaders کی تذلیل کیا کرتے تھے، ہم آپ کو اسی دن کہتے تھے کہ خدارا ایسا نہ کریں، ہمارے جتنے بھی leaders ہیں، چاہے ان کا کسی بھی جماعت سے تعلق ہے وہ ہمارے لیے محترم ہیں، ہمیں اگر سیاست یا مخالفت کرنی ہے تو جمہوری عمل سے اور سیاسی گفتگو سے کرنی ہے۔ نہ کہ میں کنٹینر پر کھڑے ہو کر لوگوں کی تذلیل کروں۔ آج کیا ہوا کہ سینیٹر عطاء الرحمٰن جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے ان کے بڑے بھائی کے حوالے سے کیا بات کی تھی، آج آپ ان کے گھر جا کر ان کے ترلے منتیں کرتے ہیں کہ مجھے راستہ دیں، میرے ساتھ بیٹھیں۔

یہ وہی جماعتیں تھیں جن کی آپ مخالفت کرتے تھے لیکن ہم پھر کہتے ہیں کہ اگر آپ آج dialogue کے لیے تیار ہیں، آپ آج بھی کہتے ہیں کہ میں نے Establishment سے direct بات کرنی ہے، Establishment سے تو آپ نے اس لیے بات کرنی ہے کہ شاید وہ مجھے گود لے لے۔ شاید وہ مجھے دوبارہ وزیر اعظم بنا دیں تو پھر میں جا کر بطور وزیر اعظم بیٹھوں گا۔ آپ کو ساڑھے تین سال ملے تھے، آپ نے کیا کیا، آپ نے جو وعدے کیے تھے کہ میں ایک کروڑ نوکریاں دوں گا، پچاس لاکھ گھر بناؤں گا، آپ نے تو وعدہ کیا تھا کہ میں Prime Minister House کو یونیورسٹی بناؤں گا، گورنر ہاؤسز کو یونیورسٹیاں بناؤں گا۔ آپ نے تو الٹا عوام کا کاروبار ہی تباہ و کر دیا۔ ایک لنگر لگانے سے پاکستان ترقی نہیں کرے گا۔ کل انہوں نے یہاں پر مثال دی کہ میں نے لنگر بنایا تھا، لنگر کا کیا ہوا۔ کیا آپ لنگر سے پاکستان کو ترقی دوگے، کیا آپ عوام کو کنٹینر لگا کر ایک یا دو وقت کی روٹی دوگے، پھر آپ کہوگے کہ میں نے پاکستان کو ترقی دینی ہے۔ آپ کے ادارے تباہ ہو رہے تھے، وہ آگے نہیں جا رہے تھے، آپ خوش تھے کہ میں نے اسلام آباد اور لاہور میں کنٹینر لگا لیا ہے، دستر خوان لگا دیا ہے جس پر سو لوگوں نے کھانا کھا لیا ہے تو میں نے بڑا اچھا کام کر لیا ہے۔

یہاں پر آپ اس بندے کو عزت دیتے تھے جو دوسروں کو گالیاں دیتا تھا، لوگوں کی بے عزتی کرتا تھا، اسے آپ آگے کر دیتے تھے۔ اس طرح نہ سیاست چلتی ہے، نہ جمہوریت اور نہ ہی پارلیمنٹ

چلتی ہے اور نہ ہی ہم سیاست میں آگے جائیں گے۔ آپ کے leaders نے 24-24 منٹس تقاریر کی تھیں، ہم نے تو ابھی صرف دس منٹ کی ہے اور آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔ پھر آپ ہمیں جواب دے دیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم آپ کو یہی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے اداروں کی عزت کرنی ہے، یہی عدالتیں تھیں جو آپ کے خلاف تھیں تو آپ judiciary کے خلاف تھے، آج جب judiciary آپ کے خلاف ہوئی ہے تو پھر آپ اس کے خلاف ہو گئے ہیں، یہ تو نہیں ہو سکتا ہے آپ کی منشا پر تمام چیزیں چلیں گی۔ آپ کی منشا سے کچھ بھی نہیں ہو گا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: آپ کی نماز کا وقت ہو جائے گا، you will not be able to do justice. There is a very long list. Monday کو میں سب کو وقت دوں گا۔ ابھی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 16th December, 2024 at 04:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 16th December, 2024 at 04:00 pm]